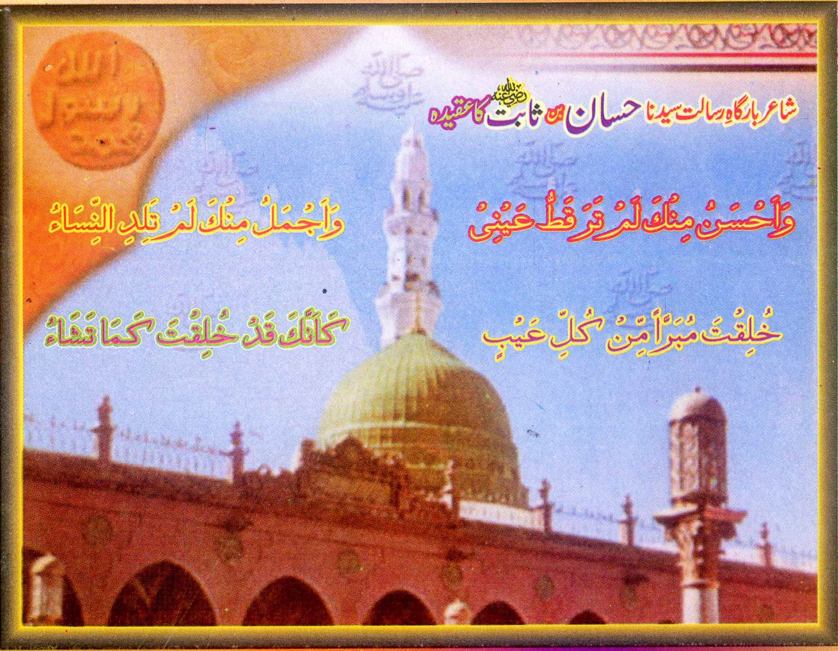
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ



دورِ حاضر کی

محفلِ نعت

شریعت کے آئینے میں

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی مدظلہ العالی

ادارۂ تحقیقاتِ عطاء
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی شرقپور روڈ شیخوپورہ

وخالف النفس والشیطان واعصهما • وان هما محضاك النصح فاتهم

فان من جودك الدنيا وضرتها • ومن علومك علم اللوح والقلم

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز له عرش الرحمٰن

(الحدیث)

جب فاسق کی مدح کی جائے تو

اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آجاتا ہے

محفل نعت العصر الحاضر

فی

مرآة الشرع الناضر

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ادارہ تحقیقات عطاء

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی شرقپور روڈ شیخوپورہ

مرأة الکتاب

نام کتاب : دور حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینہ میں

مؤلف : مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

بار : دوم

ناشر : جماعت علماء اہل سنت گڑھی شاہو شمالی لاہور

تاریخ طبع : 2014 دسمبر

تعداد : 1000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التقریظ العظیم
لتنبیه علی الصراط المستقیم

بدرالعلماء جامع المعقول و المنقول الحافظ
الشیخ المفتی محمد عبد اللطیف صاحب
مجددی جلالی مدظله العالی شیخ الحدیث
الجامعة النعیمیه لاہور

مأمورات شرعیہ کا کرنا ومنہیات سے رکنا ہر مسلمان اس کا مکلف اور پابند ہے مسلم حکومت کا فرض ہے کہ اوامر کی خود پابندی کرے اور کرائے اور نواہی سے خود بچے اور قوۃ حکومت کے ساتھ ہر برائی کو روکنے کی پوری دیانت داری کے ساتھ کوشش کرے اور اسی طرح اس کے ذمہ یہ لازم ہے رعایا کی جان مال، آبرو کا تحفظ اگر وہ نہیں کرسکتی تو مسلمانوں کے سروں پر اسکا حکومت کرنا ہرگز عقلاً شرعاً کوئی جواز نہیں علماء دین کا ذمہ ہے کہ تحریراً یا تقریراً تبلیغ کرنا تاکہ مسلم معاشرہ بے راہ روی کا شکار نہ ہو جائے اسی جذبہ صادقہ کے تحت حضرۃ مولانا وبالفضل اولنا نے نعت شریف لکھنا، پڑھنا، سننا اور محافل نعت کا انعقاد کرنا اس کی تائید وتحسین فرمائی بشرطیکہ قبائح سے مبرا اور خالی ہو۔

محفل نعت کا انعقاد امر مستحسن بنا بر کہ جناب حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی علی صاحب الصلوٰۃ السلام میں منبر بچھایا گیا جب کہ روایۃ ترمذی شریف میں موجود ہے۔اور سلفاً خلفاً علماء ملت کا عمل اور وہ محافل مقبوحات شرعیہ سے مکمل مبرا ہوتی تھیں۔ نہ کہ آج کل کی اکثر محافل کی طرح جو متعدد مکروہات پر مشتمل ہیں اگر فسق نوازی کے طوفان بدتمیزی کو علماء و مشائخ اور حکومت نے نہ روکا تو جو انجام بد اس کا ظاہر ہوگا اور امت پر جو وبال آئے گا تو اسکو کوئی نہ روک سکے گا

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْ مِنْكُمْ خَاصَّةً

وَاعْلَمُوْ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَاب

(القرآن)

ہمیں معلوم ہے کہ علماء دین قطع فسق اور تقوی طہارۃ کے رواج دینے میں ہراول دستہ ثابت ہوئے تھے جیسا کہ سردار العلماء محدث اعظم پاکستان فیصل آباد والے اور سید صاحب حزب الاحناف والے اور میرے حضور حضرۃ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم بھکھی شریف والے

یہ حضرات اپنی محافل میں ہرگز کسی فاسق کی تلاوۃ نعت پسند نہیں فرماتے تھے۔

اس پرفسق دور میں اللہ تعالیٰ مشائخ و علماء کو دینی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔احقر محمد عبداللطیف غفرلہ

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ داتا دربار۔ مسلم کتابوی داتا دربار لاہور

سنی کتب خانہ ستا ہوٹل۔ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ

الاستفتاء

سوال نمبر ا: نعت خوانی کی فضیلت بیان کی جائے کیا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت خوانی ہوئی ہے؟ المستفتی حافظ محمد قاسم ناظم قاسم العلوم رضویہ نین سکھ شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۲: دور حاضر میں کثرت سے دیکھنے میں آیا ہے کہ مساجد اور شاہراہوں میں محفل نعت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اکثر نعت خواں غیر متشرع (ڈاڑھی کٹانے یا منڈھانے والے) ہوا کرتے ہیں وضاحت اس امر کی مطلوب ہے کہ ڈاڑھی کٹانے یا منڈھانے والے آدمی کو شریعت مصطفوی میں نعت خوانی کی اجازت ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی قاری غلام قادر خطیب اکبری تھانہ لاہور۔

سوال نمبر ۳: محفل نعت میں اکثر مرض پھیل چکی ہے کہ فوٹو بازی اور ویڈیو بنائی جاتی ہے اگر محفل نعت کے ناظمین کو ویڈیو بنانے سے روکا جائے تو جواب میں یہ کہتے ہیں ویڈیو' ٹی وی اور فوٹو میں فرق ہے۔ ویڈیو بنانے میں کوئی حرج نہیں نیز ہم تو اس لئے بناتے ہیں کہ اس محفل کی یادگار باقی رہے۔ فوٹو' ویڈیو اور ٹی وی میں فرق ہے یا سب کا حکم برابر ہے۔ یادگار کیلئے فوٹو یا ویڈیو بنانا جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی حافظ محمد یونس مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور۔

سوال نمبر ۴: محفل نعت میں لوگ نعت خواں کے سروں پر نوٹ پھینکتے ہیں اور وہ چٹائیوں اور فرشوں پر گرتے ہیں اور اکثر اوقات نوٹ پاؤں کے نیچے آتے ہیں آیا محفل میں اس طرح بار بار اٹھنا جائز ہے نیز اکثر نوٹوں پر ''محمد یعقوب'' وغیرہ اسماء مبارکہ لکھے ہوتے ہیں آیا نوٹوں کو اس طرح پھینکنا اور پاؤں تلے روندنا شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی قاری خلیل احمد مدینہ مسجد لاہور۔

سوال نمبر ۵: ایسی محفل نعت جس میں ڈاڑھی کٹے یا منڈھے نعت خواں اسٹیج اور منبر پر

قابض ہوں اور فوٹو بازی اور ویڈیو کا ارتکاب ہو رہا ہو اور نعت خوانی کرنے والوں پر نوٹوں کی بارش ہو رہی ہو اور کوئی اسٹیج کی طرف بھنگڑے لڈیاں ڈالتے ہوئے جا رہے ہوں اور کوئی آ رہے ہوں اور کوئی کسی کے ہاتھ میں نوٹ دے کر اسے کھڑا کر رہا ہو کوئی کسی کو اشارے کر رہا ہو ان چیزوں کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بیان کیا جائے کہ ان محفلوں میں شرکت کرنا' چندہ دینا' انتظام اور اہتمام کرنا اور صدارت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی رانا بشیر احمد منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۶: محفل نعت کے اشتہارات اور دعوت ناموں پر ڈاڑھی کٹے اور منڈھے نعت خوانوں' معاونین' اسٹیج سیکرٹریوں اور انتظامیہ کے نام لکھ کر مساجد اور شاہراہوں میں لٹکانا اور آویزاں کرنا شریعت مطہر میں جائز ہے یا کہ ناجائز۔ المستفتی محمد رفیق ولد نذیر احمد مرحوم منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۷: محفل نعت کے آداب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان فرمائیں تاکہ محفل نعت کے منتظمین سنت کے مطابق اپنی محافل منعقد کرنے کی کوشش کریں۔ المستفتی حافظ احمد رضا نائب ناظم جامعہ نبویہ شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۸: نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانا کیسا ہے اور ایسی نعتوں کا سننا جس میں ساز وغیرہ بجتے ہوں شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی محمد زمان متعلم جامعہ رسولیہ لاہور۔

سوال نمبر ۹: غیر عالم کا نعتیہ کلام تحریر کرنا اور پھر ایسے کلام کا جلسوں میں پڑھنا کیسا ہے نیز غیر عالم کے وعظ کرنے اور نعت خوانی کرنے کی شرعی حیثیت واضح کریں۔ المستفتی محمد فیاض احمد متعلم جامعہ رسولیہ لاہور۔

سوال نمبر ۱۰: مقابلہ نعت میں نعت خواں کیلئے انعام مقرر کرنا اور پیسوں کا تعین کرنا نیز واعظین' مقررین' ائمہ مساجد' موذنین اور قبروں اور گھروں پر قرآن خوانی کرنے والوں

کے لئے تنخواہوں اور پیسوں کا مقرر کرنا اور محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کا اعلان کرنے کا شرعی حکم بیان کیا جائے۔ المستفتی 'امداد حسین شاہ خطیب موڑ کالا خطائی۔

سوال نمبر ۱۱: عورتوں کو بلند آواز سے میلاد شریف پڑھنا اور نعت خوانی کرنا جائز ہے یا کہ نہیں نیز عورت کی نعت سننا جائز ہے یا کہ نہیں؟ حافظ محمد حسن جامع مسجد مدینہ مصری شاہ لاہور۔

سوال نمبر ۱۲: گانے کی طرز پر نعت پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ المستفتی عطاء المصطفیٰ لاہور۔

سوال نمبر ۱۳: عورتوں کا محفل نعت اور وعظ اور جمعہ اور تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ المستفتی حافظ سلامت علی مدرس جامعہ حیات القرآن لاہور۔

سوال نمبر ۱۴: نعت خواں اور مقررین کی فیس متعین کر کے محفل نعت اور جلسوں کا انعقاد مسجد میں کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ دعویٰ کو مثبت اور منفی کی صورت میں دلائل سے آراستہ کریں یعنی اگر جائز ہے تو کیوں اور اگر ناجائز ہے تو کیوں؟ المستفتی حافظ محمد عباس خطیب قادر آباد۔

سوال نمبر ۱۵: محفل نعت اور محفل میلاد اور عام جلسوں میں ڈاڑھی منڈھے یا کٹے قاریوں کا تلاوت کرنا اور انکی تلاوت سننا اور ایسے قاریوں کے نام اشتہارات اور دعوت ناموں پر دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ عبدالرشید منڈی تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

سوال نمبر ۱۶: بازاروں' گلیوں' سڑکوں' چوکوں اور شاہراہوں میں محفل نعت' محفل میلاد' جلسوں اور کانفرنسوں کے منعقد کرنے کی شرعی حیثیت واضح کی جائے۔ المستفتی محمد عباس متعلم جامعہ رسولیہ لاہور۔

سوال نمبر ۱۷: دیواروں پر بغیر مالک کی اجازت کے اشتہارات' بینر اور لکھائی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ المستفتی جمیل احمد مدینہ مسجد مصری شاہ لاہور۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوہاب

الحمد الله الذى نزل الفرقان وفيه وما اتاكم الرسول فخذوه و ما نهاكم عنه فانتهوا والصلوة و السلام على رسوله المختار الذى حلل من الاشياء على امتک و حرم على امتک و على من قال اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتزله عرش الرحمن و على آله الاطهار و صحبه الكبار اجمعين . امابعد

سوال

نعت خوانی کی فضیلت بیان کی جائے کیا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت خوانی ہوئی ہے یا کہ نہیں ہوئی ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوہاب

نعت خوانی کی فضیلت بیان کی محتاج نہیں۔ نعت خوانی کے بارے میں خواجہ تبریزی فرماتے ہیں

ـــــ ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بی ادبیت

مشک وگلاب سے ہزار بار اپنا منہ دھوؤں تو بھی مجھے آپ کا نام لینا لائق نہیں ہے تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے۔

نعت سننے کیلئے رسول ﷺ کا تشریف لے جانا

حضرت ابو عبد اللہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بہت بڑے شاعر تھے ان کے اشعار میں بہت بڑی تاثیر تھی ایک دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نعت سننے کے لئے ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے گھر نعت سننے کے لئے تشریف لے جانا بہت بڑا اعزاز ہے۔

نعت خوانی سننے کیلئے سفر کرنا سنت نبوی ہے

وہ لوگ جو نعت خوانی سننے کے لئے دور دراز کا سفر کرتے ہیں وہ قابل رشک ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہیں۔

شاعر بارگاہ رسالت سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے حضور علیہ السلام کا منبر بچھانا

نعت خوانی کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے فرماتے۔

هم ايده بروح القدس ۔ اے اللہ حسان رضی اللہ عنہ کی روح قدس (جناب جبرئیل علیہ السلام) سے تائید فرما۔

بارگاہ نبوت کے نعت خواں کی تعداد

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے تحریر فرمایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام نعت خواں مردوں میں ایک سو ساٹھ اور عورتوں میں سے بارہ تھیں مگر اختصاراً ہم کچھ اسماء گرامی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

دور جاہلیت میں بھی بہت بڑے شاعر مانے جاتے تھے جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ دوسرے انصار کے ساتھ اسلام سے مشرف ہو گئے اسلام قبول کرنے کے بعد شاعری کو ترک کر کے قرآن کے علوم حاصل کئے اور پھر معرکہ بدر پر جب مشرکین شعراء نے اسلام اور نبی علیہ کے خلاف اشعار لکھے اور یہ اشعار حضور علی السلام کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ نے حضرت حسان کو بلا کر ان کا جواب دینے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت حسان نے اسلام اور نبی علیہ السلام کی شان میں اشعار لکھے تو دنیائے اسلام عرب میں عام ہو گئے ۔اور مشرک شعراء کے قلم ٹوٹ گئے اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حسان کی زبان سے کلام جبرائیل ادا ہوتا ہے اس کے بعد حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں دس سال تک عظیم اسلامی خدمات سرانجام دیں اور معرکہ جہاد میں رہے اور اشعار سے مسلمانوں میں جوش وخروش پیدا کرتے حضور سید عالم کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پچاس سال تک زندہ رہے۔

بارگاہ نبوت میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار

واحسن منک لم ترقط عین — **واجمل منک لم تلد النساء**

اے اللہ کے محبوب کسی آنکھ نے آج تک آپ سے زیادہ حسین کبھی نہیں دیکھا — آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا ہی نہیں

خلقت مبرا من کل عیب — **کانک قد خلقت کما تشاء**

آپ ہر عیب سے پاک اور مبرہ پیدا کئے گئے — گویا آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ محتاج تعارف نہیں ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

بارگاہ نبوت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اشعار

وانت لما ولدت اشرقت. الا	رض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذلک الضیاء و فی النو	رو سبیل الرشاد نخترق
جب آپ پیدا ہوئے تو روشن ہو گئی زمین	ہم اس روشنی اور نور میں ہیں اور راستے
اور روشن ہو گیا آپ کے نور سے افق	ہدایت کے طے کیا کرتے ہیں

بارگاہ نبوت کے دوسرے نعت خواں کے اسماء گرامی یہ ہیں

حضرت سیدنا نابغہ الجعدی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابو عبداللہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔ اس طرح عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑے بڑے شعراء اس نعت خوانی کے منصب پر فائز ہیں ان میں سے کچھ کے اسماء گرامی ہم ذکر کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا شیخ سعدی رضی اللہ، حضرت سیدنا عارف جامی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا روم رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن حسن البوصیر ی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا فاضل بریلوی قدس سرہ وغیرہ۔ ان شعراء کے تذکرے بھی ہمارے لئے باعث تسکین قلب ہیں مگر ہم بخوف طوالت ان میں سے صرف ایک کا تذکرہ کرتے ہیں۔

صاحب قصیدہ بردہ شریف

قصیدہ بردہ شریف کے مصنف حضرت امام صالح شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن حسن البوصیری رحمہ اللہ فالج کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور ان کا نصف بدن بیکار اور بے حس ہو گیا اور حکیموں کے علاج سے مایوس ہو گئے تب عالم مایوسی میں اس قصیدہ کو رسول کریم کی شان میں تحریر کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنے مرض کے ازالہ کے لئے اس کو واسطہ دے کر جمعہ کی رات ایک تنہا مکان میں خالص عقیدہ سے بحضور قلب پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آئی اور خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں کو شیخ کے اعضاء پر پھیرا تو خدائے تعالیٰ نے حضور کی برکت سے ان کو شفاء کامل عطا فرمائی۔ جب صبح کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کسی حاجت کے لئے بازار کو روانہ ہوئے تو راستے میں ان کے سامنے ایک درویش نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میں تم سے وہ قصیدہ سننا چاہتا ہوں جس میں حضور سید عالم کی مدح ہے شیخ نے کہا کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے قصیدے لکھے ہیں آپ مجھ سے کونسا قصیدہ سننا چاہتے ہیں درویش نے کہا جس کی ابتداء میں امن تذکر جیران الخ ہے شیخ نے متعجب ہو کر کہا واللہ اب تک میرے اس قصیدہ کو کسی نے نہیں سنا اسی لئے فرماتے ہیں کہ میں نے حیرت سے عرض کیا یا ابا الرجا من این حفظتها ۔ اے ابو الرجا! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سنایا ہے نہ کوئی شخص اس وقت تک میرے پاس آیا جس کو یہ قصیدہ میں نے سنایا۔ ابو الرجا رحمہ اللہ نے فرمایا

لقد سمعتها البارحته تنشدها بیں یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو یتمایل و یتحرک استحسانا تحرک الاغصان المثمرة الخ ۔ اے بوصیری یہ قصیدے گزشتہ رات میں نے اس وقت سنے جب تم دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

عرض کر رہے تھے اور حضور علیہ اسلام اس قصیدہ کو سن کر اظہار پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل وتحرک فرمار ہے تھے جیسے صوفیہ وجد کرتے ہیں۔ایک روایت میں آپ کو چادر بھی عنایت کرنے کا ذکر ہے اسی لئے بعض حضرات نے کہا کہ قصیدہ بردہ شریف سے نام رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے اور یہ ابو الرجاء اپنے وقت کے قطب الاقطاب مشہور تھے۔

محفل نعت کا انتظام کرنا سنت نبوی ﷺ ہے

محفل نعت کے منتظمین پر جتنا بھی فخر کیا جائے اتنا ہی کم ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کے لئے مال خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا اور تمام سال رزق میں برکت ہو جاتی ہے۔محفل نعت کے لئے قمقموں' جھنڈیوں اور اسٹیج کا انتظام سنت نبوی ہے جیسا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے اپنا منبر بچھا دیتے۔

نعت سننا اور سنانا سنت نبوی ﷺ ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ نے حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو نعت سناؤں آپ نے اجازت بخشی تو مکمل ایک قصیدہ پڑھا جو ان کا اپنا تیار کیا ہوا تھا جس کے دو شعر ہم نے پہلے نقل کر دیئے ہیں۔اس سے معلوم ہوا ہے کہ نعت سننا سنت ہے اور نعت سنانا بھی سنت ہے وہ اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعت پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

(ثمرۃ الاوراق ص ج ۲/۱۰ مواھب لدنیہ)

سوال

دور حاضر میں کثرت سے دیکھنے میں آیا ہے کہ مساجد اور شاہراہوں میں محفل نعت کا اہتمام اور انتظام کیا جاتا ہے اور اکثر نعت خواں غیر متشرع (ڈاڑھی کٹے ہوئے منڈے ہوئے) ہوا کرتے ہیں وضاحت اس امر کی مطلوب ہے کہ ڈاڑھی کٹاتے والے یا منڈانے والے آدمی کو شریعت مصطفوی میں نعت خوانی کی اجازت ہے یا نہیں؟

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

الجواب بعون الوھاب

خلاصۂ جواب: ڈاڑھی حد شرعی سے کم کرنے والا اور منڈانے والا فاسق معلن ہے اور کھلم کھلا گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہے اور وہ نعت خواں جو ڈاڑھی منڈاتے اور حد شرعی سے کم کرنے والے ہیں وہ فاسق معلن ہیں اور ایسے نعت خواں کو اسٹیج یا منبر پر بٹھا کر نعت سننا یہ فاسق کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے لہٰذا فاسق معلن کی نعت خوانی ممنوع ہے۔

توضیح جواب: جواب کی وضاحت سے پہلے دو مسئلوں کی وضاحت اشد ضروری ہے تاکہ قارئین کو جواب سمجھنے میں دشواری محسوس نہ ہو مسئلہ اولی یہ ہے ڈاڑھی کٹوانے والا یا منڈوانے والا فاسق معلن ہے مسئلہ ثانیہ فاسق کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے۔

ڈاڑھی حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق معلن ہے

پہلے اس سے کہ یہ مسئلہ بیان کیا جائے کہ حد شرعی سے ڈاڑھی کم رکھنے والا فاسق معلن ہے فاسق کی تعریف کی جائے تاکہ پھر یہ مسئلہ واضح ہو جائے کہ ڈاڑھی حد شرعی سے کم رکھنے

والا فاسق معلن ہے۔

فاسق کی تعریف: فاسق کا مبداء اور ماخذ فسق ہے لہٰذا ہم فسق کی تعریف کرتے ہیں تاکہ فاسق کی تعریف بھی معلوم ہو جائے جیسا کہ جامع العلوم ج ۲ ص ۲۸ میں فسق کی تعریف کی گئی ہے۔

الخروج عن طاعة الله تعالیٰ بارتکاب الکبیرة ...... و فی معنی ارتکاب الکبیرة الاصرار علی الصغائر بمعنی الاکثار منها سواء کانت من نوع واحد اومن انواع مختلفة.

فسق کا مفہوم یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکلنا ہے اور چھوٹے گناہوں کا بار بار ارتکاب یہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے صغیرہ عام ہے کہ وہ ایک قسم سے تعلق رکھتا ہو یا مختلف قسموں سے

عبارت مذکورہ کے بیان سے فسق کا معنی عیاں ہو گیا کہ کبیرہ کا ارتکاب اور صغیرہ گناہ کے بار بار ارتکاب سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ یہاں تک فاسق کا معنی واضح ہو گیا اب اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈاڑھی کٹانا یا منڈانا گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ۔ مگر اس سے پہلے ہم اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنا مشت بھر واجب ہے یا سنت ہے۔

ڈاڑھی قبضہ کے برابر رکھنا واجب ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی رکھی اور زندگی بھر کبھی بھی ایک آدھ مرتبہ بھی نہ منڈوائی اور نہ مشت سے کم حد تک کٹوائی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فعل جو لگاتار ہو اور کبھی بھی ترک نہ کیا ہو وہ وجوب کی علامت ہوتا ہے اور اگر لگاتار کیا ہو لیکن کبھی کبھار ترک بھی فرمایا ہو ایسا فعل سنت کہلاتا ہے۔ لگاتار عمل اور بغیر ترک کے ڈاڑھی رکھنے کی وجہ سے ڈاڑھی رکھنے کو واجب العمل کہیں گے۔ تاجدار بریلوی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ

فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۰ص ۱۲۳ کتاب الحظر والاباحت پر حدیث نمبر ۷ کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ کوئی عمل کیسا ہی مرغوب اور پسندیدہ ہو جب شرعاً لازم وضروری نہ ہو تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرمادیتے یا قولاً خواہ تقریراً جواز ترک بتادیتے اس لئے علماء کرام نے سنت کی تعریف میں "مع الترک احیاناً" اضافہ کیا یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ حاصل بحث یہ ہوئی کہ ڈاڑھی رکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لگاتار فعل ہے اور ایک مرتبہ بھی ترک نہ پایا گیا لہٰذا یہ وجوب کی دلیل ہوئی اس لئے ڈاڑھی رکھنا (مشت بھر) واجب ہوا۔ جیسا کہ فتح القدیر مع عنایہ جلد نمبر ۱ص ۱۶۷باب الاذان میں ہے۔

وقد یقال عدم الترک مرة دلیل الوجوب فینبغی وجوب الاذان لذالک	کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ بھی ترک نہ کرنا وجوب کی دلیل ہوتا ہے لہٰذا اس بنا پر اذان واجب ہونی چاہئے۔

عبارت مذکورہ سے بلاریب وشک معلوم ہو گیا کہ ڈاڑھی مشت بھر رکھنا واجب ہے۔ اب اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈاڑھی کٹانا یا منڈانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔

ڈاڑھی منڈانا یا مشت سے کم کٹانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ

اس سے پہلے ہم نے قارئین کی خدمت میں واضح کردیا کہ ڈاڑھی مشت بھر رکھنا واجب ہے اب ہم قارئین کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاڑھی کٹانا یا منڈانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔ اس سے پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ڈاڑھی قبضہ بھر رکھنا واجب ہے اور جو آدمی ڈاڑھی قبضہ بھر نہیں رکھتا تو وہ واجب کا تارک ہو گا اور واجب کا ترک اگرچہ گناہ صغیرہ ہے مگر صغیرہ کا ارتکاب بوجہ اصرار کبیرہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ ڈاڑھی کٹانے یا منڈانے والا وہ اس گناہ پر مصر ہے لہٰذا یہی صغیرہ اس کے لئے کبیرہ بن جائے گا ان مقدموں اور جملوں کو ترتیب

دینے کے بعد نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ ڈاڑھی حد شرعی سے کم کٹانے والا یا منڈانے والا اعلانیہ طور پر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا اور جو اعلانیہ طور پر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے وہ فاسق معلن ہوتا ہے۔

ازالتہ الشبہ :ایک شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھیں کہ بار بار ڈاڑھی کا منڈوانا یا کٹوانا یہ تو تکرار ہے اصرار تو نہیں اور صغیرہ اس وقت کبیرہ بنتا ہے جب اس گناہ پر اصرار ہو اور یہاں اصرار نہیں ہے بلکہ تکرار ہے لہٰذا اس وہم کو دور کرنے کے لئے ہم شیخ عبدالحق محدث دہلوی احمد اللہ نے جو اشعۃ اللمعات میں اصرار اور تکرار میں فرق بیان کیا ہے وہ نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

اصرار اور تکرار میں فرق

تکرار یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گناہ صغیرہ کر کے اس پر نادم اور شرمندہ ہو اور توبہ کرے۔ بعد میں پھر شامت نفس سے وہ گناہ کرے پھر نادم ہو تو یہ صورت گناہ کی تکرار ہے اور اگر کوئی شخص گناہ صغیرہ کر کے اس پر نادم نہ ہو اور منع کرنے کے باوجود اسے کرے یہ صورت گناہ کرنے کی گناہ پر اصرار ہے۔............**(اشعة اللمعات)**

صغیرہ پر اصرار اور صغیرہ کو ہلکا جاننا کبیرہ ہے

یہ امر مسلم ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار اور گناہ صغیرہ کو ہلکا جاننے سے گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے لہٰذا ہم بخوف طوالت اسی کو کافی سمجھتے ہیں اگر مزید تحقیق مطلوب ہو تو مطولات کی طرف رجوع فرمائیں۔

ڈاڑھی منڈوانے اور کٹوانے والا مصر اور اسے ہلکا جانتا ہے

ڈاڑھی کٹوانے والا یا روزانہ منڈوانے والا اپنے اس فعل قبیح پر مصر ہے اور یقیناً آپ کو

کہنا پڑے گا کہ یہ گناہ پر اصرار ہے کیونکہ روزانہ ڈاڑھی منڈوانے والا نہ تائب ہوتا ہے اور نہ ہی ایسا کرنے پر نادم بلکہ وہ تو ایسا فخر سے کرتا ہے اور اگر ایک دو دن ناغہ ہو جائے تو اسے لوگوں کو چہرہ دیکھاتے شرم آتی ہے تو ڈاڑھی منڈوانے والے کی اس کیفیت سے واضح معلوم ہو گیا کہ یہ گناہ پر اصرار ہے نہ کہ تکرار۔

خلاصۂ بحث

مذکور مباحث سے یہ معلوم ہوا ڈاڑھی منڈوانے والا یا کٹانے والا اس گناہ پر اصرار کرتا ہے اور جو گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ فاسق ہوتا ہے لہٰذا ڈاڑھی منڈوانے والا یا کٹوانے والا فاسق ہوتا ہے۔

جو ڈاڑھی منڈوانے والا یا کٹوانے والا نعت خواں ہے وہ بھی فاسق ہوگا اور جب ایسے نعت خواں کو اسٹیج پر دعوت دے کر اس کی نعت سنیں گے اور اس کے نعرے لگائیں گے تو یہ اس کی تعظیم ہوگی جبکہ شریعت میں فاسق کی تعظیم ممنوع ہے لہٰذا ایسے نعت خواں کو نعت پڑھنے کا موقع دینا ممنوع ہے اب ہم کچھ عبارات فقہیہ نقل کر کے اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ فاسق کی تعظیم گناہ ہے۔

فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے

فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۷۳ میں ہے۔

فاسق کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اس سے میلاد شریف نہ پڑھوایا جائے جیسا کہ تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے۔

لان فی تقدیمه تعظیمه و قد وجب علیهم اهانته شرعاً	کیونکہ فاسق کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ لوگوں پر فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے

نتیجۂ عبارت: عبارت مذکورہ کا حاصل واضح ہے کہ امام اہل سنت محدث بریلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاسق سے میلاد شریف نہ پڑھایا جائے کیونکہ اس سے میلاد شریف پڑھانے میں اس کی تعظیم ہے اور شرعاً اس کی توہین واجب ہے اس لئے آج کل کے اکثر نعت خواں فاسق ہیں تو ان سے نعت خوانی کروانی ان کی تعظیم ہے جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔

فاسق کی تعظیم کرنے والے گنہگار ہیں

غنیۃ اور فتاوی حجۃ میں ہے

لو قدموا فاسقاً یا ثمون یعنی جن لوگوں نے فاسق کو پیشوا بنایا اور اس کی تعظیم کی وہ سب گنہگار ہوں گے۔

فاسق کی مدح سے رب قہار کا غضب

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۲۸۵ میں ہے

حدیث شریف میں ہے اذا مدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذالک العرش یعنی جب فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

ڈاڑھی کٹوانے اور منڈوانے والے سے نعت خوانی کروانا رب قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے

قارئین سے التماس ہے کہ حدیث مذکورہ میں غور فرمائیں اور نظر انصاف سے یہ بتائیں کہ فاسق کی تعظیم سے رب قہار کا غضب ہے یا کہ نہیں ہم قارئین کی خدمت میں کچھ قضایا اور جملے پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد نتیجہ خود بخود واضح ہو جائے گا۔

جملہ اولی: پہلا قضیہ اور جملہ یہ ہے کہ ڈاڑھی کٹوانے اور منڈوانے والا نعت خواں فاسق معلن ہے جیسا کہ ہم پیچھے دلائل سے ثابت کر چکے ہیں۔

جملہ ثانیہ: دوسرا قضیہ اور جملہ یہ ہے ایسے نعت خوانوں سے نعت خوانی کروانا فاسق معلن کی تعظیم ہے یہ جملہ اور قضیہ بھی مبرھنہ اور دلائل سے آراستہ ہو چکا ہے جیسا کہ پہلے ہم فتاوی رضویہ کے حوالہ سے بیان کر چکے ہیں۔

جملہ ثالثہ: فاسق کی تعظیم اور مدح رب قہار کے غضب اور ناراضگی کا باعث ہے جیسا کہ ہم نے حدیث نقل کر دی ہے۔ان تین مقدموں اور جملوں میں نظر وفکر کرنے کے بعد نتیجہ یہی حاصل ہوگا کہ ڈاڑھی کٹے اور منڈے نعت خوانوں سے نعت خوانی کروانا رب قہار کے غضب اور ناراضگی کا سبب ہے۔

دور حاضر کے نعت خواں اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ

احقر دور حاضر کے نعت خواں کو دعوت فکر دیتا ہے کہ نعت خوانی بڑا عظیم منصب ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا منبر بچھا دیتے الحاصل نعت خوانی کا مرتبہ کوئی معمولی مرتبہ نہیں ہے۔ دور حاضر کے نعت خواں کو چاہئے کہ اپنی سیرت اور صورت اسلامی بنائیں دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم رسول عربی کے عاشق اور محب ہیں عشق اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی ہر ادا کو محبوب جانتے ہوئے اس پر عمل کرنا مگر ان نعت خواں کو دیکھیں دعویٰ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی صورت اور سیرت سے دشمنی اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے اور ڈاڑھی پوری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نعت خوانی کرنی چاہئے مگر نعت خوانی کے اداب اور محفل کے اداب اشد ضروری ہیں۔

سوال

محفل نعت میں اکثر مرض پھیل چکی ہے کہ فوٹو بازی اور ویڈیو بنائی جاتی ہے۔ اگر محفل نعت کے ناظمین کو ویڈیو بنانے سے منع کیا جائے تو جواب میں یہ کہتے ہیں ویڈیو ٹی وی اور فوٹو میں فرق ہے۔ ویڈیو بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے نیز ہم تو اس لئے بناتے ہیں کہ اس محفل کی یادگار باقی رہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوهاب

الحمد الله الذى صورنا وقضى بالعذاب على الذين يضاهئون خلق الله والصلاة والسلام على من حرم التصوير و على آله و صحبه اجمعين.

اسلام میں کوئی خاص قسم کی تصویر ممنوع ومحرم نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی ذی روح تصویر عکسی ہو یا عکسی حرام ہے فتاوی رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۷ میں مصرح ہے۔

صورتگری جاندار مطلقاً حرام است سایہ دار باشد یا بے سایہ دستی باشد یا عکسی۔

جاندار کی صورت بنانا مطلقاً حرام ہے عام ازیں سایہ دار ہو یا غیر سایہ دار ہو دستی ہو کہ عکسی۔ فتاوی رضویہ کی مذکورہ عبارت نے تو فیصلہ ہی کر دیا کہ ہر قسم کی تصویر حرام ہے کیونکہ حرمت تصویر کی علت سب میں یکساں پائی گئی ہے لہٰذا حکم بھی پایا جائے گا یعنی ہر قسم کی تصویر حرام ہوگی۔

حرمت تصویر کی حکمت اور علت

علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ ردالمختار ج ۱ ص ۴۷۹ میں فرماتے ہیں۔

لان علة حرمة التصوير المضاهاة لخلق الله تعالىٰ یعنی حرمت تصویر کی علت اللہ تعالیٰ کی صفت خلق میں مشابہت پیدا کرنا ہے۔

جب قارئین کی نظر میں حرمت تصویر کی علت واضح ہوگی تو یہ علت ہر قسم کی تصویر میں پائی جائے گی عام ازیں کیمرہ کی ہو یا ٹی وی اور ویڈیو کی ہو۔ متحرک ہو یا غیر متحرک ہو لہٰذا ہر قسم کی تصویر حرام قرار پائی۔

جاندار کی تصویر بنانا گناہ کبیرہ ہے

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۲۲ ص ۷۰ میں ہے۔

تصوير صورة الحيوان حرام اشد التحريم و هو من الكبائر	جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے

عبارت مذکورہ سے واضح ہو گیا جاندار کی صورت بنانا گناہ کبیرہ ہے اور جو گناہ کبیرہ کا اعلانیہ مرتکب ہو وہ اصطلاح شرع میں فاسق معلن ہوا کرتا ہے۔ الحاصل ایسی محفل نعت جس میں ویڈیو اور تصویر کشی کا ارتکاب ہو رہا ہو اس میں شرکاء فاسق معلن ہوں گے لہٰذا ایسی محفل میں شرکت کرنا گناہ ہے بلکہ ثواب تو بہت دور ہے فاسق ہو جائیں گے۔

انتباہ

بخوف طوالت یہاں مجوزین ویڈیو اور ٹی وی کے دلائل نقل نہیں کئے گئے انشاء اللہ مستقبل قریب میں ہی مجوزین کے دلائل کا تنقیدی جائزہ پیش کرنے کے لئے ایک رسالہ منظر عام پر آجائے گا۔ قارئین اور شائقین حضرات انتظار فرمائیں۔

سوال

محفل نعت میں لوگ نعت خواں حضرات کے سروں پر نوٹ اور روپے پھینکتے ہیں اور وہ چٹائیوں اور فرشوں پر گرتے ہیں اور اکثر اوقات نوٹ پاؤں کے نیچے آتے ہیں۔ آیا اس طرح محفل میں بار بار اٹھنا جائز ہے اکثر نوٹوں پر محمد یعقوب وغیرہ اسماء مبارکہ لکھے ہوتے ہیں آیا نوٹوں کو اس طرح پھینکنا اور پاؤں تلے روندنا یہ بے ادبی نہیں ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب بعون الوہاب

اس سوال میں دو باتیں قابل وضاحت ہیں ایک تو نوٹوں کو سروں پر پھینکنا اور پھر ان کا پاؤں والی جگہ پر گرنا اور دوسرا یہ کہ بار بار مجلس میں اٹھنا احقر ان دونوں کی شرعی حیثیت واضح کردینا ضروری سمجھتا ہے تاکہ مسلمان ایسی چیزوں سے پرہیز کریں ماتوفیقی الا باللہ

نوٹوں کو نعت خوانوں کے سروں پر پھینکنا

نوٹوں کے اوپر نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور ناموں کو زمین پر نہیں گرانا چاہئے اور ان ناموں کا ادب واحترام اشد ضروری ہے فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۲۵ میں ہے

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت یہ فرماتے ہیں۔

ہمارے علماء تصریح اور توضیح فرماتے ہیں کہ نفس حروف یعنی الف اور باء وغیرہ حروف تہجی ہر ایک علیحدہ علیحدہ قابل ادب ہیں اور کسی چیز پر یہ علیحدہ علیحدہ بھی لکھے ہوئے ہوں یہ حروف قابل ادب ہیں مثلاً کسی تختی پر لکھے ہوئے ہوں اگرچہ ان میں کوئی برا نام لکھا ہو جیسے فرعون اور ابوجہل وغیرھما ان ناموں کے باوجود بھی ان حرفوں کی تعظیم کی جائے اگرچہ ان کا فروں

کے نام اہانت اور تذلیل کے قابل ہیں اس مسئلہ کی فتاوی ہندیہ میں تصریح اور توضیح کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں فی الهندیه اذکتب اسم فرعون اور کتب ابوجهل الخ یعنی فتاوی ھندیہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی چیز پر فرعون یا ابوجہل کا نام لکھا ہوا ہو تو مکروہ ہے اس کو اس طرح پھینک دیا جائے کیونکہ یہ حروف (تہجی) قابل ادب ہیں۔

حروف تہجی اللہ کی کلام ہیں

فتاوی رضویہ میں ہے حروف تہجی یعنی الف و باء وغیرہ یہ اللہ کی کلام ہیں اور یہ حضرت ہود علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئے (ردالمختار)

محفل نعت میں اعلانیہ طور پر نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں کی بے ادبی میں ہر آدمی شریک ہوتا ہے

محفل نعت میں کوئی نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں کی بے ادبی کر رہا ہے اور کوئی دیکھ رہا ہے۔ اصل صورت اس کی یہ ہوگی جب ناظمین محفل نوٹوں کو پھینکیں گے اور نیچے گریں گے اور نوٹوں پر لکھے ناموں اور حروف کی بے ادبی ہو تو تمام محفل نعت کے شرکاء اس بے ادبی کرنے کے گناہ میں شریک ہوں گے الحاصل اللہ تعالیٰ پناہ دے ابلیس کے مکروفریب سے کہ وہ آدمی سے حسنات اور نیکیوں کے دھوکہ سے سیأت اور برائیاں کرواتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے اور محفل نعت کے بہانے بے ادبی کرواتا ہے اور مساجد اور شاہراہوں میں تصویر کشی جیسا گناہ کرواتا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

محفل نعت میں بار بار اٹھنے اور دوسروں کو اٹھانے کا شرعی حکم

محفل نعت میں عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ بار بار اٹھتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں نوٹ ہوتے ہیں اور یہ لوگ دوسروں کو بھی نوٹ وصول کرنے کے لئے اٹھاتے

ہیں اور یہ لوگ کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی مجلس میں ادھر جاتے ہیں اور ساتھ ہی بلند آواز سے بولتے بھی ہیں اور ایک دوسرے کو اشارے بھی کرتے ہیں ایسے افعال اور اقوال یہ محفل نعت اور مجلس وعظ کے خلاف ہیں ایسی چیزوں کا ارتکاب کرنے والے کروانے والے اور دیکھنے والے سب کے سب گنہگار ہوں گے جیسا کہ فتاوی رضویہ میں مرقوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۲۰۸ میں ہے

النوع الثانی و الخمسون قطع کلام الغیر من غیر ضرورة خصوصاً اذاکان فی مذاکرة العلم الشرعی (وقدمر ان السلام علیه) ای علی الجالس لمذاکرة العلم (اثم) لما فیه من قطع الغیر وایذاء المسلم المتکلم والسا مع (و کذاتکلم من هوجالس (و فی مجلس عظة) ای وعظ و تذکیر (ولو مع الاخفاء و کذا مجر د التفاته و تحر که) وقیامه واتکائه (من غیر حاجته) فکل هذا سوء ادب و خفة و عجلة و سفه بل یتعین التوجه الیه والانصات والا ستماع الی ان ینتهی کلامه بلا التفات ولا تحرک و لاتکلم الخ

کلام ممنوع کی ۵۲ ویں قسم یہ ہے بغیر ضرورت شرعیہ کے دوسرے کی بات کاٹنا ہے خصوصاً جبکہ وہ علم شرعی کے ذکر میں ہو۔ اور اس سے پہلے یہ گزر چکا ہے اس دوران اس پر سلام کرنا بھی گناہ ہے کیونکہ اس میں اسی نیک کلام کا کاٹنا ہے اور قائل اور سامعین مسلمانوں کو ایذا دینا ہے۔ اس طرح جو مجلس وعظ میں بیٹھا ہو اس سے بھی بات کرنا گناہ ہے اگرچہ آہستہ ہی ہو۔ اس طرح بغیر ضرورت کے ادھر ادھر دیکھنا یا کوئی حرکت و جنبش کرنا کھڑا ہو جانا یا تکیہ لگا لینا اور یہ سب گستاخی و بے ادبی اور ہلکا پن اور جلد بازی اور حماقت ہے بلکہ لازم یہی ہے کہ اسی کی طرف توجہ کئے خاموش کان لگائے سنتے رہیں یہاں تک

مختصراً — کہ اس کا کلام ختم ہو اس وقت تک نہ ادھر ادھر دیکھیں نہ کوئی حرکت کریں اور بالکل کسی قسم کی کوئی بات نہ کریں۔
(طریقہ محمدیہ و حدیقۃ ندیہ)

توضیح المسئلہ: عبارت مذکورہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مجلس وعظ میں بغیر ضرورت کے آہستہ بولنا گستاخی اور بے ادبی ہے تو پھر دور حاضر کی محفل نعت میں جو کچھ ہو رہا ہے مثلاً بار بار اٹھنا اور اونچی اونچی بولنا اور ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ادھر ادھر چکر لگانا کیا یہ جائز ہے ایسی محفل نعت کا منعقد کرنا یقیناً گناہ ہے۔ کیونکہ محفل وعظ اور محفل نعت کے اداب کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے لہٰذا محفل نعت کے تمام شرکاء گنہگار ہوں گے۔

محفل نعت ہونی چاہئے مگر............

قارئین کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ اس طرح تو محفل نعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ حالانکہ میری مراد یہ نہیں کہ محفل نعت کو ختم کیا جائے بلکہ میرا پیغام اہل سنت کے شعراء، ادباء اور علماء کی طرف یہ ہے کہ محفل نعت ہونی چاہئے مگر محفل نعت کے اداب کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے۔ محفل نعت کے اندر جو قبائح اور برائیاں معرض وجود میں لائی جا رہی ہیں انکو ختم کیا جائے ورنہ محفل نعت کے تمام شرکاء ثواب کی بجائے گنہگار ہوں گے۔

سوال

ایسی محفل نعت جس میں ڈاڑھی کٹے یا منڈھے نعت خواں اسٹیج اور منبر پر قابض ہوں۔ فوٹو بازی اور ویڈیو کا ارتکاب ہو رہا ہو نعت خوانی کرنے والوں پر نوٹوں کی بارش ہو رہی ہو اور فساق و فجار نعت خواں کے نعرے لگ رہے

ہوں، بعض اسٹیج کی طرف بھنگڑے اور لڈیاں ڈالتے ہوئے جارہے ہوں اور بعض آرہے ہوں اور کوئی کسی کے ہاتھ میں نوٹ دے کر اسے کھڑا کر رہا ہو اور کوئی کسی کو اشارہ کر رہا ہو ان چیزوں کے باوجود اس میں شرکت کرنا، چندہ دینا، انتظام اور اہتمام کرنا اور صدارت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب

دور حاضر میں محفل نعت میں جو چیزیں معرض وجود میں آرہی ہیں مثلاً فوٹو بازی، ویڈیو، بھنگڑے، لڈیاں اور بار بار مجلس میں کھڑا ہونا یہ سب خلاف شرع افعال ہیں اور محفل نعت کے آداب کے خلاف ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے لہٰذا عیاں کیلئے بیان کی ضرورت نہیں ہوا کرتی ایسی محفلوں اور دعوتوں کو جہاں منکرات شرعیہ اور برائیوں کا ارتکاب ہو رہا ہو قبول کرنا لازم نہیں ہے بلکہ ایسی محافل میں شرکت کرنا باعث گناہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۳۲ میں ہے۔

لوعلم قبل الحضور لایحضر لانه لم یلزمه حق الدعوة

(هدایه)

اگر دعوت پر جانے سے پہلے اسے معلوم ہو کہ خلاف شرع اور منکرات شرعیہ کا ارتکاب ہو گا تو اس آدمی پر دعوت کا حق لازم نہیں آتا یعنی اس کو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں ہوتا

عبارت مذکورہ سے معلوم ہو گیا کہ جس دعوت پر خلاف شرع کام ہونے کا علم ہو وہاں پر نہیں جانا چاہئے محفل نعت میں خلاف شرع کام ہوتے ہیں لہٰذا وہاں شرکت کرنا، انتظام کرنا،

تعاون کرنا، صدارت کرنا یہ سب ناجائز ہوں گے اور برائی میں شرکت ہو گی۔ بلکہ ایسی دعوت کو قبول کرنا سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ کفایہ میں ہے۔

لان اجابة الدعوة انما تلزم اذا	یعنی دعوت کا قبول کرنا تب لازم ہوگا کہ
كانت الدعوة على وجه السنة	جب دعوت سنت کے مطابق ہو۔

عبارت مذکورہ سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ دعوت کا قبول کرنا اس وقت لازم ہو گا جب دعوت سنت نبوی کے مطابق ہو ورنہ نہیں۔ آج کل محفل نعت میں خلاف سنت کئی قسم کے کام ہو رہے ہیں لہٰذا اس طرح کی محفل نعت میں شرکت کرنی ناجائز ہے۔

سوال

محفل نعت کے اشتہارات اور دعوت ناموں پر ڈاڑھی کٹے اور منڈے نعت خوانوں، معاونین، اسٹیج سیکرٹریوں اور انتظامیہ کے نام لکھ کر مساجد، بازاروں، چوکوں اور شاہراہوں میں لٹکانا اور آویزاں کرنا شریعت مصطفوی میں جائز ہے یا ناجائز؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوهاب

صورت مسئلہ میں اکثر نعت خواں، معاونین، اسٹیج سیکرٹری اور منتظمین وغیرہ فاسق معلن ہوتے ہیں اور فاسق کی تعظیم ممنوع ہے جیسا کہ تبیین الحقائق میں ہے۔

فی تقديمه تعظيمه و قد وجب عليهم اهانته شرعاً

یعنی فاسق کو آگے کرنے میں فاسق کی تعظیم ہے حالانکہ ہر مقام میں اس کی توہین واجب ہے۔

اشتہارات میں نعت خواں اور معاونین وغیرہ کے نام لکھنا اور انکے ناموں کے ساتھ ''عالیجاہ عزت مآب وغیرہ'' کے القاب لکھنا یہ تعظیم ہے حالانکہ ان فاسقوں کی توہین واجب ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فاسق کی ہر قسم کی تعظیم ممنوع ہے لہٰذا اشتہارات پر نام لکھ کر آویزاں کرنا سب ناجائز ہیں اشتہار لکھنے والے لگانے والے اور تعاون کرنے والے ناجائز کام کے مرتکب ہوں گے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب۔

سوال

محفل نعت کے آداب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان فرمائیں تاکہ محفل نعت کے منتظمین سنت کے مطابق اپنی محافل منانے کی کوشش کریں اور ثواب اور اجر پائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب

محفل نعت کے آداب

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ص ۲۰۸ میں بحوالہ طریقہ محمدیہ وحدیقۂ ندیہ منقول ہے کہ ادھر ادھر دیکھنا یا کوئی حرکت کرنا کھڑا ہو جانا یا تکیہ لگالیتا اور یہ سب گستاخی و بے ادبی ہے۔ بلکہ محفل نعت میں نعت پڑھنے والے کی طرف توجہ کی جائے اور خاموش ہو کر نعت کو سنا جائے اور نہ ادھر ادھر دیکھا جائے اور کوئی بات بھی نہ کی جائے تمام نعت خواں کی ڈاڑھی سنت کے مطابق پوری ہو اور محفل نعت فوٹو بازی اور ویڈیو سے پاک ہو اور کسی قسم کی خلاف شرع کوئی حرکت نہ کی جائے۔ ہماری محفل نعت سنت نبوی کے مطابق ہو۔ فقیر پر تقصیر تمام نعت خواں اور

انتظامیہ کو دعوت فکر دیتا ہے کہ اپنی محفل میں خلاف شرع کوئی کام نہ ہونے دیں تو پھر انشاء اللہ خصوصی رحمتوں کی بارش محفل پر نازل ہوگی جس سے محفل والوں کے دل و دماغ معطر ہو جائیں گے۔ اے اللہ ہمارے نعت خوانوں کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور حضرت رومی، سعدی اور جامی رحمہم اللہ جیسی صورت، سیرت اور عشق عطا فرما۔ آمین۔

سوال

نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانا جائز ہے کہ نہیں اور ایسی نعتوں کا سننا جس میں ساز وغیرہ بجتے ہوں کیسا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانے کی شرعی حیثیت

نعت خوانی مزامیر اور باجوں کے ساتھ حرام ہے کیونکہ مزامیر حرام ہیں اور نعت خوانی جائز ہے مگر مزامیر جو کہ حرام ہے اس کے ساتھ مل کر نعت اس نوعیت سے کی جائے کہ نعت خوانی کے ساتھ مزامیر اور باجے بھی ہوں ایسی نعت خوانی ناجائز ہو جائے گی۔

مزامیر اور باجے حرام ہیں

فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۲۱۲ میں ہے

مزامیر حرام ہیں جیسا کہ حضور پرنور سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات طیبات فوائد الفواد شریف میں ہے مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہیں۔ مزامیر کی حرمت کے بارے میں احادیث حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور کچھ نہ ہو تو حدیث

جلیل جمیل صحیح رجیح صحیح بخاری شریف کافی اور وافی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف

ضرور میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہونے والے ہیں کہ حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرم گاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو

عبارت مذکورہ سے معلوم ہو گیا کہ بعض لوگ باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے حالانکہ یہ حرام ہیں۔

قاعدہ اور ضابطہ: جائز کے ساتھ ناجائز شے مل جائے تو وہ ناجائز ہو جاتی ہے لہٰذا نعت خوانی کے ساتھ مزامیر مل جائیں تو ایسی نعت خوانی کا کرنا بھی ناجائز ہو جائے گا اور ایسی نعت خوانی کا سننا بھی ناجائز ہو جائے گا ایسی محافل جن میں خلاف شرع کام ہوتا ہے ان میں شرکت کرنے والے آدمیوں کا سب کا گناہ اس بانی محفل کو ہوتا ہے نیز اس کو اپنا گناہ علیحدہ ملتا ہے۔

حاضرین محفل کا گناہ بانی محفل پر ہوگا

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۲۱۳ میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لاینقص ذالک من اثامهم شیأ

جو کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر آئیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوا اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو

حاصل کلام: محفل نعت میں جو خلاف شرع کام ہوتے ہیں مثلاً فوٹو، فاسق کا نعت پڑھنا یا باجوں کے ساتھ نعت خوانی وغیرہ جتنے بھی ایسی محفل میں آئیں گے ان سب کا گناہ بانی محفل پر ہوگا۔

سوال

غیر عالم کا نعتیہ کلام تحریر کرنا اور پھر ایسے نعتیہ کلام کا جلسوں میں پڑھنا کیسا ہے نیز غیر عالم کے وعظ کرنے اور نعت خوانی کرنے کی شرعی حیثیت واضح کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوهاب

خلاصۂ جواب یہ ہے کہ نعت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہوگی اور آپ کا تذکرہ ہوگا اور جو علم کے بغیر نعت تحریر کرے گا وہ جہالت اور گمراہی پھیلائے گا کیونکہ اس کو الفاظ کے معانی کا علم نہیں ہوتا لہٰذا وہ الفاظ ایسے استعمال کرے گا جو مقام اور تقاضا حال کے مطابق نہیں ہوں گے تو ایسی نعت میں جو جاہل کی تحریر کردہ ہوگی تو وہ کبھی کبھی کلمات کفریہ کا استعمال بھی کرے گا جس سے کفر وضلالت کی اشاعت ہوگی لہٰذا جاہل کی نعت خوانی کی دو ہی صورتیں ہوں گی یا تو وہ نعتیہ کلام جو پیش کرے گا اس کا اپنا ہوگا اور یا کسی غیر کا ہوگا تو جہالت کی وجہ سے وہ کلام کو ادا نہیں کر سکے گا لہٰذا لوگوں کو پریشان کرے گا۔ حاصل کلام جاہل کا نعت پڑھنا فتنہ کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک اس مسئلہ کی وضاحت کر رہی ہے۔

افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا — بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی وغیرہ

یعنی جن لوگوں نے بغیر علم کے کوئی مسئلہ بیان کیا آپ بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔

غیر عالم کا وعظ کرنا حرام ہے

احکام شریعت ج ۲ ص ۲۳۱ میں ہے۔

تاجدار بریلی کی خدمت اقدس میں سوال کیا گیا کہ غیر عالم کا وعظ کرنا کیسا ہے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا حرام ہے اور پھر آپ سے سوال کیا گیا کہ عالم کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔

عالم کی تعریف

عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر واقف ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۹۲ میں ہے۔

جاہل کی وعظ گوئی گناہ ہے

وعظ میں تین ہی صورتیں ہوں گی یا تو قرآن مجید کی تفسیر ہو گی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا شریعت کا مسئلہ اور جاہل کو ان میں سے کسی چیز کا بیان جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار (ترمذی)

جو بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے

اور اگر جاہل حدیث نبوی بیان کرے گا تو اسے صحیح، غلط، ثابت اور موضوع کی تمیز نہ ہو گی اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من یقل علی مالم اقل فلیتبوأ مقعده من النار (بخاری شریف)

جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

اور اگر جاہل شریعت کا مسئلہ بیان کرے گا تو اس کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا — بغیر علم کے مسئلہ بیان کیا تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔

حاصل کلام: ان عبارات مذکورہ سے آفتاب کی طرح مسئلہ روشن ہو گیا کہ جاہل کو نعت خوانی اور وعظ دونوں جائز نہیں ہیں ورنہ وہ خود بھی پریشان ہو گا اور دوسروں کو بھی فتنہ میں ڈالے گا۔

سوال

مقابلہ نعت خوانی میں ثناخواں کے لئے انعام مقرر کرنا اور پیسوں کا تعین کرنا نیز واعظین، مدرسین، مقررین، آئمہ مساجد، مؤذنین، قبروں اور گھروں پر قرآن خوانی کرنے والوں کے لئے تنخواہوں اور پیسوں کا مقرر کرنا اور محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کا اعلان کرنے کا شرعی حکم بیان کیا جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب

خلاصہ جواب: اذان، حج، امامت، قرآن اور فقہ کی تعلیم پر دو قسم کی رائے موجود ہیں (1 متقدمین) (2 متاخرین) متقدمین کی رائے تو یہ ہے کہ اذان، حج، امامت، قرآن اور فقہ کی تعلیم پر اجرت اور پیسے مقرر کرنا جائز نہیں اور متاخرین نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو دیکھ کر اور ماحول کی نزاکت کو دیکھ کر استحساناً ان چیزوں کی اجرت لینے کے جواز کا فتوی دیا ہے۔ ہم اس مسئلہ کی توضیح کے لئے متقدمین اور متاخرین کی رائے کو فقہاء کرام کی عبارت

کے حوالے سے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

متقدمین کا نظریہ

ھدایہ ج ۳ ص ۳۰۳ میں ہے۔

ولا الاستیجار علی الآذان والحج وکذا الامامة و تعلیم القرآن والفقه والاصل ان کل طاعة یختص بها العلم لایجوز الاستیجار علیه عندنا

اذان اور حج کی اجرت لینا جائز نہیں ہے اور اسی طرح نماز کی امامت اور قرآن کی تعلیم اور فقہ کی تعلیم پر بھی اجرت اور تنخواہ جائز نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر ایسی طاعت اور نیک کام کہ اس کے ساتھ مسلمان خاص ہو اس پر مزدوری اور تنخواہ لینا ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے۔

متقدمین کی دلیل
قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا ناجائز ہے

صاحب ہدایہ نے ج ۳ ص ۳۰۳ میں حدیث نقل کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ولنا قوله علیه السلام اقرئو ا القرآن و لا تاکلوا به

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تعلیم دو اور اس کا عوض اور بدلہ مت کھاؤ

اذان پر اجرت لینا ناجائز ہے

و فی آخر ما عهد رسول الله علیه

اور جو عہد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

السلام الی عثمان بن ابی العاص وان اتخدت موذنا فلا تاخذ علی الاذان اجراً ولان القربة متی حصلت وقعت عن العامل وهذا تعتبر اهلية فلا یجوزله اخذ الاجرمن غیره کمافی الصوم والصلوة

نے عثمان بن ابی العاص سے لیا اسکے آخر میں یہ ہے کہ ایسا موذن مقرر کر جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ جب کوئی فعل قربت اور عبادت واقع ہو تو وہ عامل کی طرف سے ثواب کا کام ہوگا۔ اسی لئے ان کاموں میں یہ اعتبار ہے کہ اس کو اس کام کی لیاقت ہو یعنی مثلاً اذان یا امامت کے لائق ہو تو پھر اس کو دوسرے سے اجرت لینا جائز نہ رہا جیسے روزہ اور نماز میں ہے۔

متاخرین کا نظریہ

ہدایہ ج ٣ ص ٣٠٢ میں ہے

بعض مشائخنا استحسنو الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم

اس زمانہ میں بعض مشائخ نے قرآن پڑھانے پر اجرت لینے کو استحساناً جائز رکھا ہے

متاخرین کی دلیل

لانه ظهر التوانی فی الامور الدینیه ففی الامتناع یضیع حفظ القرآن وعلیه الفتوٰی

کیونکہ اس زمانہ میں دینی امور میں سستی اور بے پرواہی ظاہر ہوگئی پس اگر منع کیا جائے ان چیزوں سے تو قرآن کا حفظ ضائع ہو جائے گا اور اسی پر فتوی ہے

خلاصۂ عبارت: عبارت مذکورہ سے مسئلہ عیاں ہو گیا ماحول کے بدلنے سے مسائل بدل جاتے ہیں متقدمین کے زمانہ میں ذوق شوق باقی تھا اور متاخرین میں وہ ذوق باقی نہ رہا لہٰذا انہوں نے امامت اور تعلیم القرآن وغیرہ پر اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اس طرح اجرت کے جواز پر کنز الدقائق کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

والفتوی الیوم علی جواز الاستیجار لتعلیم القرآن.

اس زمانہ میں فتوی اس پر ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم پر اجرت جائز ہے

کنز الدقائق ص ۳۶۴ (مطبوعہ کوئٹہ)

حاشیہ کنز الدقائق

امامت، اذان، اقامت، تعلیم فقہ اور وعظ پر اجرت لینا جائز ہے

وکذایجوز علی الامامة فی هذا الیوم لان للائمة کانت لهم عطیات فی بیت المال و انقطعت الیوم بسبب استیلاء الظلمة علیها

کنز الدقائق ص ۳۶۴ (مطبوعہ کوئٹہ)

اس زمانہ میں امامت پر اجرت جائز ہے کیونکہ پہلے ائمہ مساجد کے عطیات بیت المال میں مقرر تھے اب بیت المال پر ظالموں کے مسلط ہونے کی وجہ سے وہ عطیات ائمہ کو نہیں مل رہے لہٰذا امامت پر اجرت جائز ہے۔

حاشیہ کنز الدقائق:

فی الدر المختار وغیرہ تعلیم الفقه والامامة والاذان والاقامة

در مختار وغیرہ میں ہے کہ فقہ کی تعلیم، امامت، اذان، اقامت

والو عظ فهذا مجموع مافتی به المتاخرون من مشائخنا

اور وعظ پر اجرت اور تنخواہ لینا جائز ہے اور اسی پر متاخرین کا فتویٰ ہے

کنزالدقائق ص ۳۶۴ (مطبوعہ کوئٹہ)

حاصل کلام: عبارات مذکورہ صریحہ وقیعہ سے مسئلہ واضح ہوگیا کہ اذان' اقامت' امامت' تعلیم فقہ اور وعظ پر اجرت جائز ہے۔

نعت خوانی اور تقریر پر اجرت جائز ہے

اگر نعت خوانی اور تقریر کرنے والے متشرع (ڈاڑھی مکمل والے) ہوں اور سنت کے مطابق نعت خوانی اور تقریر ہو رہی ہو تو افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لیں اور اگر اجرت لے لیں تو جائز ہے۔

گھروں اور قبروں پر قرآن خوانی کی اجرت لینا

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۶۷ میں ہے

قرآن خوانی کرنے کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو اجرت پر قرآن خوانی کی جائے گی یا بغیر اجرت کے اور بغیر اجرت کے ہو تو اس میں تو کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے اور اگر اجرت پر ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو تعین نہیں کیا جائے گا مگر وہاں قرآن خوانی پر پیسے دینے کا رواج ہے اور یا تعین کیا جائے گا یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ پہلی صورت یعنی تعین نہیں کیا گیا اور دینے کا رواج ہے تو یہ صورت بھی ناجائز ہو گی کیونکہ فان المعروف عرفا کالمشروط لفظاً یعنی جو چیز معروف اور مروج ہو تو وہ مشروط ہی کی طرح ہوتی ہے یعنی یہ صورت بھی اجرت پر قرآنی خوانی کی ہو گی اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں جیسا کہ ردالمحتار میں ہے

جب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا۔ مردوں کو بھیجے گا اور گناہ پر ثواب کی امید اور زیادہ سخت اور اشد ہے جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے

قرآن خوانی پر اجرت لینے کا حیلۂ جواز

اس کے جواز کا حیلہ یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے یا دو گھنٹے کے لئے ملازم رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی معین کر دیں مثلاً پڑھوانے والا کہے میں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت تک کے لئے اتنی اجرت پر ملازم رکھا جو کام چاہوں گا لوں گا وہ کہے میں نے قبول کیا اب وہ اتنی دیر کے واسطے اس کا ملازم ہو گیا جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اسے کہے فلاں میت کے لئے اتنا قرآن عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھ اور یہ صورت اجرت کے جواز کی ہے۔

ڈاڑھی کٹے یا منڈے نعت خوانوں کی خدمت ناجائز ہے

مذکورہ بالا عبارات سے واضح ہو گیا کہ ایسے نعت خواں جن کی ڈاڑھی شریعت کے مطابق نہیں ان کو نعت خوانی کے منصب پر فائز کرنا جائز نہیں تو پھر ان کی خدمت کرنا کس طرح جائز ہوگا۔

البتہ جو نعت خواں متشرع (مکمل ڈاڑھی والے) ہیں ان کی خدمت کرنا جائز ہے

محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کی شرعی حیثیت

آج کل یہ رواج عام ہو چکا ہے کہ محفل نعت کے اختتام پر قرعہ اندازی سے محفل نعت میں عمرہ کا ٹکٹ جاری کیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت واضح کرنی ضروری ہے۔ اس سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ آج کل کی محفل نعت میں اکثر فاسق لوگ نعت خواں ہوتے ہیں اور فوٹو اور ویڈیو کے گناہ کا ارتکاب بھی ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں گناہ ہے ایسی

محفل نعت میں جانا گناہ ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بحوالہ بیان کیا ہے تو عمرہ کے ٹکٹ جاری کرنے کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہماری اس محفل میں لوگ زیادہ شرکت کریں اور رونق زیادہ ہو جائے حاصل کلام یہ ہوا کہ منتظمین محفل نعت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پہلے ہماری اس محفل نعت میں شرکت کریں جس میں کئی قسم کے گناہ ہو رہے ہیں پھر ہم آپ کو عمرہ کا ٹکٹ دیں گے جس نیک کام کے لئے پہلے برائی اور گناہ کا ارتکاب شرط کر دیا جائے وہ ناجائز ہوتا ہے لہٰذا عمرہ کا ٹکٹ اس انداز میں ناجائز ہوگا اور اگر محفل نعت میں تمام نعت خواں سنت کے پابند ہیں اور کوئی کام خلاف شرع نہ ہو تو آخر میں عمرہ کا ٹکٹ رکھا جائے تو یہ جائز ہے۔ نیز یہ عمرہ کا ٹکٹ جاری کرنا نفلی صدقہ ہے اور نفلی صدقہ مخفی ہونا چاہئے تاکہ دکھاوے سے محفوظ رہے لہٰذا اعلان کے بغیر عمرہ کا ٹکٹ بطور انعام دینا افضل ہے۔

عمرہ کا ٹکٹ دینا صدقہ نفلی ہے

''دور حاضر میں محفل نعت پر عمرہ کے ٹکٹ دینا'' یہ جزئی مجھے فقہاء کی عبارات صریحہ وقیعہ رفیعہ سے تو واضح طور پر نہیں ملی مگر اتنی بات ضرور ہے کہ عمرہ ٹکٹ دینا یہ صدقہ نفلی ہے اور صدقہ نافلہ کے بارے میں شریعت مصطفوی میں یہی حکم ہے کہ مخفی اور پوشیدہ دیا جائے۔

درۃ الناصحین بحوالہ موعظ حدیث منقول ہے

فقالو یا رب هل من خلقک شی اشدمن الريح قال نعم ابن آدم يتصدق صدقة بيمينه يخفيهامن شماله فهو اشد منه	پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ سخت اور کوئی مخلوق ہے ارشاد ہوا جناب باری سے کہ ہاں صدقہ ہے کہ دیتے ہیں بنی آدم داہنے ہاتھ سے اور نہیں خبر ہوتی بائیں ہاتھ کو

خلاصۂ بحث: اصل مسئلہ اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عمرہ کا ٹکٹ صدقہ نافلہ ہے اور یہ مخفی دینا چاہئے تا کہ دکھاوا کی قباحت سے محفوظ رہے الغرض محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ دینے کی دو ہی صورتیں ہیں صورۃ اولی محفل نعت میں خلاف شرع (فوٹو، ویڈیو، نعت خواں ڈاڑھی کٹانے والے) ہو رہے ہوں تو اس صورت میں عمرہ کا ٹکٹ دینا خلاف شرع کام کے دیکھنے پر موقوف ہوا یعنی عمرہ کا ٹکٹ تب ملے گا جب محفل نعت میں شرکت کی جائے اور محفل نعت میں خلاف شرع کام ہونے کی وجہ سے شرکت ناجائز ہو گی لہٰذا اس صورت میں عمرہ کا ٹکٹ حاصل کرنا ناجائز ہو گا۔ صورۃ ثانیہ محفل نعت سنت کے مطابق ہو رہی ہو تو اس صورت میں انتظامیہ کو چاہئے کہ صدقہ نفلی کو مخفی اور پوشیدہ دینا چاہئے تا کہ دکھاوا نہ ہو۔

انتظامیہ عمرہ کا ٹکٹ دے کر شہرت چاہتی ہے

ہم قارئین کی خدمت میں پہلے عرض کر چکے ہیں کہ عمرہ کے ٹکٹ صدقہ نفلی ہے تو صدقہ نفلی میں شہرت اور دکھاوا نہیں ہونا چاہئے مگر انتظامیہ اشتہارات پر عمرہ کے ٹکٹ لکھ دیتی ہے یہ شہرت اور دکھاوا ہے نیز محفل نعت میں آنے والوں کی نیت میں اخلاص نہیں رہے گا۔

شہرت اور دکھاوا کی دلیل

اگر کوئی آدمی جا کر محفل نعت کی انتظامیہ سے علیحدگی میں ملاقات کرتا ہے اور یہ کہتا ہے مجھے ذوق اور شوق ہے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادت کا تو مجھے ٹکٹ خرید دیں تو اکثر انتظامیہ حضرات اس آدمی کو ٹکٹ نہیں دیں گے اور محفل نعت میں تو عمرہ کے ٹکٹ ملتے ہیں لہٰذا ادنی تامل سے اور ادنی سمجھ رکھنے والا معلوم کرے گا یہ صرف دکھاوا اور شہرت ہے اگر ثواب مقصود ہوتا تو انتظامیہ ضرور پوشیدہ طور پر بھی ٹکٹ دے دیتی حالانکہ یہ چیز تجربہ سے ثابت ہے کہ وہ اسے پوشیدہ طور پر ٹکٹ نہیں دیں گے لہٰذا معلوم ہو گیا کہ ٹکٹ دینا دکھاوا ہے اور

صدقہ نفلی میں دکھاوا نہیں چاہئے۔

سوال

عورتوں کو بلند آواز سے میلاد شریف پڑھنا اور نعت خوانی کرنا جائز ہے یا کہ نہیں نیز عورت (یعنی نعت خواں عورت ہو) کی نعت سننے کا شرعی تصور کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب

عورت کے نعت پڑھنے اور سننے کی شرعی حیثیت

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ نصف آخر ص ۱۴۷ میں ہے

عورت کا خوش الحانی سے اتنی آواز سے پڑھنا کہ نامحرموں کو اسکے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے جیسا کہ فتاویٰ نوازل امام فقیہ اللیث میں ہے نغمة المرآة عورة یعنی عورت کا آواز بھی عورت ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جیسا کہ عورت تمام کی تمام چھپانے کے قابل ہے اس طرح اسکی آواز بھی چھپانے کے قابل ہے کہ اسکی آواز بھی کسی مرد کے سامنے ظاہر نہ کی جائے۔

اس طرح کافی امام ابوبرکات نسفی میں ہے

لاتلبی جهراً لان صوتها عورة یعنی عورت کو چاہئے کہ اپنی آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ اسکی آواز بھی عورت ہے یعنی چھپانے کے قابل ہے

اس طرح امام ابوالعباس قرطبی کی کتاب السماع پھر بحوالہ علامہ علی مقدسی امداد الفتاح علامہ شرنبلالی پھر ردالمحتار علامہ شامی میں ہے۔

لاتجیز لھن رفع اصواتھن ولا تمطیطھا ولا تلیینھا و تقطیعھا لمافی ذالک من استمالة الرجال الیھن و تحریک الشھواة منھم و من ھذا لم یجزان توذن المرأة

عورتوں کو آواز بلند کرنی منع ہے اور اس طرح شعر وغیرہ نرم اور شیرین آواز سے پڑھنا منع ہے کیونکہ ان چیزوں میں مردوں کا انکی طرف میلان اور شھوت کا زیادہ ہونا پایا جاتا ہے اسی وجہ سے شریعت میں عورت کا اذان دینا ناجائز ہے

نتیجۂ عبارات

عبارات مذکورہ رفیعہ وقیعہ جلیلہ سے اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عورت کا بلند آواز سے میلاد شریف اور نعت خوانی کرنا اور عورت کی آواز میں نعت سننا شرعاً ناجائز ہے۔

سوال

گانے کی طرز پر نعت پڑھنے کی شرعی حثیت کیا ہے نیز ایسی نعت سننی جائز ہے یا کہ نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب

خلاصۂ جواب: نعت خوانی کا سلسلہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آرہا ہے حضور سید عالم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے اپنا منبر بچھا دیتے اور فرماتے یہاں بیٹھ کر میری نعت سنائیں......مگر نعت گانے کی طرز پر پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ گانا ناجائز ہے اور اس کے پڑھنے والے فساق ہوتے ہیں اور نعت گانے کی طرز پر پڑھنے سے قبیح لغیرہ کی وجہ سے ناجائز ہو جائے گی یعنی گانا کی طرز پر جو نعت پڑھی جائے وہ ناجائز اس لئے ہے اس میں قباحت اور

برائی گانا کی طرز کی وجہ سے پائی گئی جس کی وجہ سے نعت بھی ناجائز ہوگئی ورنہ سادہ خوش الحانی جو گانا کی طرز کے بغیر ہو ایسی نعت خوانی کے جواز پر کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ اچھے اشعار اچھی نیت سے پڑھنا اللہ قدوس کی رضاء کا سبب بنتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۷۲

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

سوال

عورتوں کا محفل نعت، وعظ، جمعہ، عیدین اور تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں جواب کو دلائل سے آراستہ کیا جائے تا کہ مجوزین شرکت مطمئن ہو جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب

خلاصۂ جواب: عورتوں کا محفل نعت، وعظ، جمعہ، عیدین اور تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرنا ناجائز ہے نیز عورتوں کو مزارات اور زیارت قبور کے لئے بھی جانا منع ہے جب قبروں پر جانا منع ہے جبکہ یہاں یاد موت تازہ ہوتی ہے اور فکر آخرت بڑھ جاتا ہے تو پھر اجتماعات پر جانا عورتوں کیلئے کیسے جائز ہوگا۔ عورتوں کے لئے قبروں پر جانے کی ممانعت پر دلیل ملاحظہ فرمائیں۔

غنیۃ المستملی میں ہے

سئل القاضی عن جواز خروج النساء ان المقابر قال لایسئل	قاضی کی خدمت میں عورتوں کے قبرستان میں لے جانے کے متعلق

عن الجواز والفساد فی مثل هذا انما یسئل عن مقدار مایلحقها من اللعن فیها واعلم کلما قصدت الخروج کانت لعنة الله و ملائکته واذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور یلعنها روح المیت و اذا رجعت کانت فی لعنة الله

پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں جواز اور فساد کا نہ پوچھو ان پر جس قدر لعنت ہوتی ہے اس مقدار کے بارے میں پوچھو اور جان لیں کہ جب عورت باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے ہر طرف سے گھیر لیتا ہے اور جب قبرستان میں آتی ہے تو میت کی روح اس پر لعنت بھیجتی ہے اور جب واپس جاتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے

نتیجۂ عبارت:

عبارت مذکورہ ہمیں اس بات کی فکر دیتی ہے کہ عورتوں کا قبرستان اور مزارات پر جانا سخت ممنوع اور باعث لعنت ہے اور اجتماعات پر جانا کیا باعث لعنت کوئی نہیں ہوگا؟

عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے

ہدایہ اولین میں ہے

یکرہ لهن حضور الجماعات. عورتوں کو مساجد وغیرہ میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

نتیجۂ عبارت: عبارت مذکورہ سے اظہر من الشمس معلوم ہوگیا کہ عورتوں کا نماز، جمعہ اور عیدین کے مواقع پر مسجد میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے باہر نکالتے

عمدۃ القاری باب خروج النساء الی المساجد میں ملا علی قاری فرماتے ہیں

قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه المرأة عورة و اقرب ماتکون الی الله فی قصربیتها فاذا خرجت استشرفها الشیطن وکان ابن عمر رضی الله عنه یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت پردے کی چیز ہے اور اسے اللہ کا زیادہ قرب اور نزدیکی اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہنے سے حاصل ہوتی ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہیں تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے کنکریاں مار کر باہر نکالتے تھے

مسلم شریف باب لخروج النسا الی المساجد میں ہے

لوادرک رسول لله صلی الله علیه وسلم مااحدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وہ بات ہوتی جو عورتوں نے پیدا کی ہے تو آپ ان کو مسجد سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا

خلفاء راشدین کے دور میں عورتوں کو مسجد میں آنا منع تھا

ان عبارات انیقہ رفیعہ جلیلہ سے اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عورتوں کو نماز جمعہ، عیدین اور کسی تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنا سخت ممنوع ہے قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ

انصاف فرمائیں کہ باوجود خلفاء راشدین کے دور کے کہ وہ دور مبارک تھا مگر عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کیا تھا اب تو پرفتن ماحول ہے اس ماحول میں عورتوں کو مسجد میں آنے کو کیسے اجازت دی جاسکتی ہے جبکہ عورتوں کو گھروں سے اٹھایا جا رہا ہے اور راستوں سے درندہ سیرت انسان عورتوں کو اغوا کر رہے ہیں۔ عریانی اور فحاشی کا بازار گرم ہے۔

دور حاضر کے بعض مفتیوں کے فتاویٰ کا شرعی محاسبہ

آج کل کے بعض ماڈرن مفتی جو شریعت مطہرہ کے قوانین اور ضوابط کو ماحولیات کے سانچہ میں ڈالنا چاہتے ہیں

بعض مفتیوں کے اوھام باطلہ

بعض مفتی یہ کہتے ہیں کہ جب دور حاضر میں لڑکیاں سکولوں' کالجوں اور دکانوں پر جارہی ہیں تو پھر اجتماعات میں عورتوں کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ عجب استدلال اللہ قدوس عقل سلیم عطا فرمائے عورتوں کا سکولوں وغیرہ پر اکیلی جانا ناجائز ہے تو پھر اس طرح اُجتماعات پر جانا بھی ناجائز ہے ایسے استدلال کا بطلان واضح ہے۔ کیونکہ ناجائز فعل سے استدلال کر کے جواز کا فتوی غیر معقول ہے۔

امیر دعوت اسلامی کو دعوت فکر

احقر امیر دعوت اسلامی کو دعوت فکر دیتا ہے کہ آپ سنت کا پرچم لہرار ہے ہیں مگر سنت کے خلاف کام بھی کر رہے ہیں اکثر و بیشتر دعوت اسلامی کے اجتماع میں اشتہار پر لکھا ہوتا ہے کہ خواتین کے لئے پردے کا خاص انتظام ہوگا۔ عورتوں کو دعوت دینا اور پردے کا انتظام کرنا یہ سنت کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے پیچھے عبارات ذکر کر دی ہیں۔ الغرض جب عورتیں جمعہ' عید' نماز میں حاضر نہیں ہوسکتیں تو عام تبلیغی اجتماعات میں کس طرح حاضر

ہوسکتیں ہیں قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان عبارات میں غور فرمائیں اور نظر انصاف سے فیصلہ فرمائیں جب خلفاء راشدین کے وقت عورتوں کو مسجد میں آنا ممنوع تھا تو اب پرفتن دور میں عورتوں کا اجتماع میں آنا کیوں ممنوع نہ ہو۔ امید ہے کہ دعوت اسلامی کے امیر اپنی جماعت کو ہدایت دیں گے اور یہ اعلان فرمائیں گے آگے کوئی عورت اجتماع میں نہ آئے احقر کو دعوت اسلامی سے کوئی ذاتی عناد اور دشمنی نہیں بلکہ مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہے مقصد دعوت فکر دینا ہے کہ ان عبارات میں غور کریں اور آئندہ سنت کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

مفاسد اصلاح میں اصل مدنظر ہے
نشتر جو لگاتا ہے وہ دشمن نہیں ہوتا

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کا پیغام
امیر دعوت اسلامی کے نام

سنت پر عمل کرنا انتہائی مشکل مرحلہ ہے حرام کام سے پرہیز اس سے بھی مشکل مرحلہ ہے۔

ان پڑھ واعظوں کا وعظ کرنا اور سننا دونوں حرام ہیں

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ص ۱۸۸ میں ہے

ہم قارئین کی خدمت میں وہ سوال پیش کرتے ہیں جو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہوا اور اعلیٰ حضرت تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال کا جواب عطا فرمایا سوال اور جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سوال

مسئلہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اس زمانہ میں بہت لوگ اس قسم کے ہیں کہ تفسیر و حدیث بے خواندہ (بغیر پڑھنے کے) و بے اجازت یعنی بغیر اجازت اساتذہ برسر بازار و مسجد وغیرہ بطور وعظ و نصائح کے بیان کرتے ہیں حالانکہ معنی اور مطلب میں کچھ مس نہیں یعنی معنی اور مطلب سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں فقط اردو کی کتابیں دیکھ کر وعظ کرتے ہیں ایسا وعظ کرنا اور بیان کرنا ان لوگوں کے لئے شرعاً جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوھاب

حرام ہے اور ایسا وعظ سننا بھی حرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار و العیاذ باللہ العزیز الغفار و الحدیث رواہ الترمذی و صححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما واللہ تعالیٰ اعلم

اقول: بندہ ناچیز اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب کی تشریح کرنا مناسب سمجھتا ہے تاکہ قارئین کو مسئلہ واضح ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان پڑھ آدمی کو یعنی جن کو اجازت نہیں دی گئی اور مطلب اور معنی بھی نہیں جانتے ان کو وعظ کرنا حرام ہے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے قرآن پاک میں کوئی مسئلہ بیان کیا بغیر علم کے اس نے اپنا ٹھکانا آگ کو بنایا۔

احقر رضویوں کو پیغام رضا پہنچانا چاہتا ہے

امیر دعوت اسلامی کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ رضوی ہیں تمہاری جماعت کے اکثر آدمی بغیر علم کے مبلغ ہیں یعنی ان پڑھ مبلغین کی تعداد کثرت سے پائی جاتی ہے اعلیٰ حضرت تاجدار بریلی کے فتوی کے مطابق تمہاری جماعت کا ان پڑھ مبلغ حرام کا ارتکاب کررہا ہے اور جتنے اس مبلغ کا وعظ سنتے ہیں سب حرام کے مرتکب ہوئے۔ تمہاری جماعت کے مبلغین ان پڑھ ہر روز مساجد بازاروں میں حرام کا ارتکاب کر بھی رہے ہیں اور حرام کا ارتکاب کروا بھی رہے ہیں یہ اعلانیہ مساجد میں حرام کا ارتکاب کتنا بڑا جرم ہے اور ان سب کا کرنے اور کروانے والوں کا گناہ امیر جماعت پر ہوگا جیسا کہ ہم پہلے حدیث نقل کر آئے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر آئیں گے ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوا اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

سنت کا دعویٰ اور حرام کا ارتکاب

رضویو۔ ہماری بات نہ مانو ہم تو صرف آپکو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانا چاہتے ہیں آپ سنت کا پرچم لہراتے ہیں اور اعلانیہ حرام کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ الغرض اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مانو' ورنہ رضوی کہلوانا چھوڑ دو۔ امید ہے اعلانیہ حرام کام بند کردو گے ورنہ......

سوال

نعت خواں اور مقررین کی فیس متعین کر کے محفل نعت اور جلسوں کا انعقاد مسجد میں کرنا جائز ہے یا کہ نہیں دعویٰ کو مثبت اور منفی کی صورت میں دلائل سے آراستہ کریں یعنی اگر جائز ہے تو کیوں اور اگر نا جائز ہے تو کیوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

خلاصۂ جواب: نعت خواں اور مقررین کا مسجد میں آ کر نعت خوانی اور تقریر کرنے کی تین ہی صورتیں ہیں کہ دیکھیں گے کہ نعت خواں اور مقررین کے لئے پہلے پیسوں کا تعین کیا گیا ہے یا کہ نہیں اگر کیا گیا ہے تو پھر تو محفل نعت اور جلسوں کا انعقاد مسجد میں ناجائز ہوگا اگر پیسوں کا تعین نہیں کیا گیا تو پھر دو صورتیں ہیں نعت خواں اور مقررین کے لئے نعت خوانی اور تقریر کے دوران مسجد میں پیسے دینے کا عرف اور رواج ہے یا کہ نہیں۔ اگر عرف اور رواج ہے تو پھر بھی مسجد میں ایسی محفل کا انعقاد کرنا ناجائز ہے اور اگر عرف اور رواج بھی نہیں ہے تو پھر جائز ہے۔

توضیح مسئلہ

مسجد میں محفل نعت اور جلسوں کی شرعی حیثیت

مسجد میں نعت خواں اور مقررین کی اجرت اور فیس مقرر کرنا جلسوں کا انتظام کرنا منع ہے کیونکہ اس طرح تو مسجد میں دنیا کا کام ہوگا جو کہ منع ہے جیسا کہ فقہاء کی اس مسئلہ میں تصریحات موجود ہیں کہ قاریوں اور مدرسین کا اجرت پر مسجد میں قرآن اور علوم دینیہ کی تعلیم دینا منع ہے کیونکہ اجرت مقرر کرنے سے ان کا شمار دنیا کے کاموں میں ہوگا اور دنیا کے کام کرنا مسجد میں منع ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۲۷ میں ہے

بحوالہ بحرالرائق

قالو ولایجوز ان تعمل فیه ای فی المسجد الصنائع لانه مخلص لله تعالیٰ فلایکون محلاً بغیر العبادة غیر انهم قالوا فی الخیاط اذا	علماء فرماتے ہیں مسجد میں صنعت وحرفت اور دنیاوی پیشے ناجائز ہیں کیونکہ مسجد خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے ہے لہٰذا عبادت کے علاوہ دنیا کا کوئی کام مسجد میں

جلس فيه لمصلحة من دفع الصبيان وصيانة المسجد لاباس به لضرورة

نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ علماء نے درزی کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ ایک درزی مسجد میں کپڑے سینے کے لئے اس لئے بیٹھا ہوا ہے کہ مسجد میں بچوں کو آنے سے روکا جائے اور مسجد کی حفاظت کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے

فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۲۸ میں ہے

معلم الصبيان القرآن كالكاتب ان كان لاجرٍ لا وحسبة لاباس فيه (فتح القدیر)

مسجد میں بچوں کو پڑھانے کی دو صورتیں ہیں اگر اجرت سے پڑھاتا ہے تو جائز نہیں اور اگر بغیر اجرت کے ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نعت خواں اور مقررین کی فیس مقرر کر کے مسجد میں نعت خوانی اور تقریر کرنا ناجائز ہے

عبارات مذکورہ میں غور کرنے کے بعد یہ معلوم ہوگیا کہ اجرت اور مزدوری مقرر کر کے مسجد میں قرآن کی تعلیم نعت خوانی اور تقریر سب ناجائز ہے کیونکہ اجرت لینے سے دنیاوی کاروبار بن جائے گا جو کہ مسجد میں ناجائز ہے اور اگر فیس مقرر تو نہیں کی مگر علاقہ میں رواج ہے تو پھر بھی ناجائز ہے کیونکہ عرف کالمشروط ہے البتہ نہ فیس مقرر کی جائے اور نہ ہی عرف ہو یعنی بغیر فیس کے مسجد میں نعت خوانی اور تقریر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال

محفل نعت، محفل میلاد اور عام جلسوں میں ڈاڑھی منڈے یا کٹے قاریوں کا تلاوت کرنا اور انکی تلاوت سننا اور ایسے قاریوں کے نام اشتہارات اور دعوت ناموں پر دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوهاب

خلاصۂ جواب: ڈاڑھی کٹے یا منڈے قاری فاسق معلن ہیں اور شریعت میں فاسق کی تعظیم ناجائز ہے بلکہ اس کی توہین واجب ہے ایسے قاریوں سے تلاوت کروانا یہ انکی تعظیم ہے حالانکہ فاسق کی توہین واجب ہے جیسا کہ ہم اس مسئلہ کی حوالہ جات سے وضاحت کر چکے ہیں اب بخوف طوالت پہلے حوالہ جات پر اکتفاء کرتے ہیں شائقین حضرات ان میں غور فرمائیں حاصل کلام۔ ایسے قاریوں کی تلاوت شرعاً ناجائز ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بازاروں، گلیوں، سڑکوں، چوکوں، شاہراہوں پر محفل نعت، محفل میلاد، جلسوں اور کانفرنسوں کا انتظام کرنا اور راستوں کو بلاک کرنا جائز ہے یا کہ نہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوهاب

بازاروں چوکوں اور عام راستوں میں محفل نعت، محفل میلاد اور جلسے وغیرہ کر[illegible] ناجائز

ہیں کیونکہ ان عام بازاروں اور راستوں میں مسلمانوں کی جماعت کا حق ہے راستوں کو بند کرنے سے عام مسلمانوں کو گزرنے سے رکاوٹ پیدا ہوگی اور عام مسلمانوں کی حق تلفی ہوگی جو کہ ناجائز ہے۔ جیسا کہ ھدایہ اخیرین کتاب الدیات ص ۶۰۸ جز رابع میں ہے

بخلاف ماإذا مال الی الطریق فاجله القاضی اومن اشهد علیه حیث لایصح لان الحق لجماعة المسلمین و لیس الیهما ابطال حقهم

بخلاف اس کے اگر دیوار مذکور عام راستہ کی طرف جھکی ہو پس مالک دیوار کو قاضی نے مہلت دی یا جس شخص نے اس پر مطالبہ و گواہ کئے تھے مہلت دی تو صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ یہ حق جماعت مسلمانوں کا ہے اور قاضی یا مطالب کو یہ حق مٹانے کا اختیار نہیں ہے

عبارت مذکورہ سے مسئلہ واضح ہوگیا کہ اگر راستہ عام میں کسی قسم کی رکاوٹ ہو تو قاضی کو بھی دیر کرنے میں اختیار نہیں ہے کیونکہ قاضی بھی مسلمانوں کے حق کو باطل نہیں کرسکتا تو دوسرے آدمی راستہ کیسے بلاک کرسکتے ہیں لہٰذا آج کل محفل میلاد کیلئے اور عام جلسوں اور محفل نعت کیلئے راستوں کو بند کرنا ناجائز ہے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب

سوال

دیواروں پر بغیر مالک کی اجازت کے اشتہارات' بینر اور لکھائی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے بینوا توجروا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجواب بعون الوهاب

صورت مسئولہ میں اشتہارات وغیرہ کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو اشتہارات وغیرہ لگانے سے مالک ناراض ہوتے ہیں یا ناراض نہیں ہوتے اگر ناراض ہوتے ہیں تو پھر تو اجازت لینی چاہئے بغیر اجازت کے اشتہارات نہیں لگانے چاہیں اور اگر ناراض نہیں ہوتے تو پھر کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب.

تتمۃ الکتاب

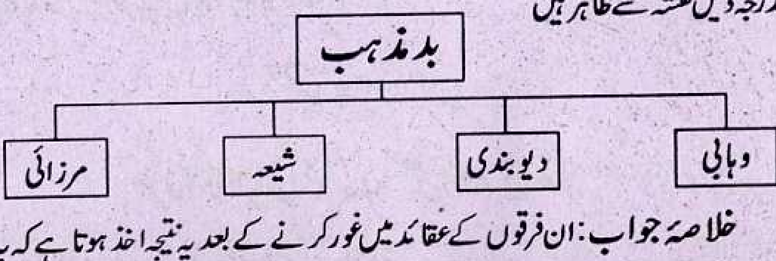
سوال

بدمذہبوں کی محفل نعت اور محفل تقریر میں شرکت کرنے کا شرعی حکم واضح کیا جائے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوھاب

صورت مسئلہ میں بدمذہبوں کی عام طور پر چار شاخیں دور حاضر میں مشہور ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہیں



خلاصۂ جواب: ان فرقوں کے عقائد میں غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ فرق باطلہ کافر مرتد ہیں لہٰذا ان کی مجلس میں جانا سخت منع ہے اگر ان کے عقائد کی قدر وضاحت معلوم کرنی ہو تو ہماری کتاب "کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے" کا مطالعہ فرمائیں مگر یہاں ہم اختصاراً ہر ایک کا ایک ایک عقیدہ بیان کرتے ہیں تاکہ قارئین

پر واضح ہو جائے کہ یہ فرقے کافر مرتد ہیں

وہابیہ اور دیابنہ کا عقیدہ کفریہ

ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب نازل ہو یہ لوگ جہنم کے عذاب کے مستحق ہیں ان کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالوہاب نجدی یہ کہتا ہے میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراھین ص ۱۰)

ایسے عقیدہ کا قائل مسلمان رہ سکتا ہے نہیں ہرگز ہرگز نہیں۔

شیعہ کا عقیدہ

فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۲۹ میں ہے۔

آج کل شیعہ تبرائی ہیں ان کا عام عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پورا نہ رہا اور ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگلے انبیاء علیھم السلام سے افضل تھے۔ اسی طرح شیخین (حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما) کی امامت کے منکر ہیں تو یہ عقائد خالص کفریہ ہیں لہٰذا یہ کافر مرتد ٹھہرے۔

عقیدۂ مرزائی

مرزا قادیانی نبوت اصلی کا مدعی تھا۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایۃ

اس آیت کے بارے میں مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ اس آیت میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کہہ کے پکارا گیا ہے

اشتہار صفحہ ۱ سطر ۱۳ براھین احمدیہ صفحہ نمبر ۴۹۸ (سیف چشتیائی)

مرزا قادیانی کے اس عقیدہ سے کتاب وسنت کا انکار لازم آتا ہے جو کہ واضح طور پر کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وخاتم النبیین جس کا معنی یہ ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اسی طرح مسلم شریف میں فرمایا لا نبوۃ بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے (سیف چشتیائی)

تحقیق المقام

چار فرق باطلہ کے عقائد میں ادنی تامل کے بعد مسئلہ واضح ہوگا کہ یہ چار فرق باطلہ کافر مرتد ہیں اب ہم کافر مرتد کی مجلس وعظ اور نعت میں جانے کی شرعی حیثیت واضح کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

بدمذہب کی مجلس وعظ اور نعت میں شرکت کرنا ناجائز ہے

فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۹۷ میں ہے۔

رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمانوں جیسا بلکہ کافر ذمی (جو کافر ہمارے ملک میں رہتے ہیں) کی طرح بھی برتنا جائز نہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں بعینہ مثل سور کے سمجھیں اور جس کی بدعت اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت مطلقاً نہ کریں۔

جیسا کہ ابن حبان و عقیلی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ان اللہ اختارنی و اختاری اصحابا و اصحاراً وسیأتی قوم یسبونهم

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لئے یار اور خسرال کے رشتہ دار پسند فرمائے اور

وینتقصونهم فلاتجالسوهم ولا تشاربوهم ولاتاکلوهم لاتناکحوهم

عنقریب کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں برا کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا

خلاصۂ حدیث یہ ہے کہ اس حدیث مبارک میں واضح معلوم ہو گیا کہ بدمذہبوں کے جلسوں وجلوس اور تقریبات میں شرکت کرنا منع ہے لہٰذا یہ حدیث نص صریح ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عمل بخشے آمین۔ اسی طرح بدمذہب کے ساتھ دوستی رکھنے کی ممانعت پر یہ آیت بھی شاہد ہے ومن یتولهم منکم فانه منهم یعنی جو تم سے کفار سے دوستی رکھے گا انہیں میں سے شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح بدمذہب کی تقریبات جلسوں میں شرکت کی ممانعت کیلئے یہ حدیث مبارک بھی شاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء من احب یعنی آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہے یعنی حشر میں اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔ (احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی) اسی طرح بدمذہب کی مجلس میں شرکت کرنے کی ممانعت پر یہ حدیث بھی شاہد ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشره الله فی زمرتهم یعنی ہر قوم کے دوستوں کو اللہ تعالیٰ انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ بدمذہب کی مجلس سے بچائے۔ اہل سنت و جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ کبھی کسی بدمذہب کی مجلس میں نہ جائیں ورنہ ایمان ضائع ہو جانے کا امکان ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عام طور پر محفل نعت اور محفل میلاد وغیرہ کے جلسے رات گئے تک ہوتے ہیں اور بعض محفلیں تو تمام رات ہی ہوتی رہتی ہیں ایسا کرنا شرعاً جائز یا کہ نہیں؟ اپنے مدعی کو دلائل صافیہ سے آراستہ فرمائیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوھاب

صورت مسئلہ میں محفل نعت اور محفل میلاد وغیرہ کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو یہ محفلیں منہیات اور مکروھات سے پاک اور مبرا ہوں گی یا نہیں اگر مکروھات اور منہیات کا ارتکاب ہو گا تو پھر۔ایسی محافل کا انعقاد کرنا مطلقاً ممنوع ہے یعنی ایک گھنٹہ کے لئے بھی ایسی محافل کا انعقاد کرنا منع ہے اور اگر یہ محفلیں منہیات شرعیہ اور مکروھات سے پاک اور مبرا ہیں تو پھر ایسی محافل کا انعقاد باعث برکت ہے بشرطیکہ مختصر ہو اور آواز زیادہ نہ ہو اگر کوئی محفل زیادہ دیر تک جاری رہی اور آواز زیادہ کی گئی تو متعدد خرابیاں ہوں گی' ایک تو یہ کہ جب رات کو ایک یا دو بجے محفل ختم ہو گی تو اکثر اوقات صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں مانع ہو گی اور آواز کے زیادہ ہونے کی صورت میں لوگوں کی نماز اور نیند میں خلل آئے گا اور یہ چیز شرعاً ناجائز ہیں۔مگر افسوس کہ آجکل کی محافل کہ سپیکر کی آواز اتنی بلند ہوتی ہے کہ تمام محلہ نہ آرام کر سکتا ہے نہ کوئی نماز پڑھ سکتا اور نہ ہی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے۔احقر امت مسلمہ کو دعوت فکر دینا چاہتا ہے کہ محافل کا انعقاد ہونا چاہئے مگر محافل مختصر وقت میں ختم ہو جانی چاہئے اور آواز اتنی اونچی ہونی چاہئے کہ حاضرین مجلس سن سکیں۔توضیح مسئلہ کیلئے ہم قارئین کی خدمت میں فتاویٰ رضویہ شریف کا مسئلہ اور اس کا جواب پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۱۹۔

مسئلہ

از الہ آباد مسجد صدر مرسلہ حافظ عبد الحمید صاحب فتحپوری ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۱ھ اگر کوئی مسجد میں بآواز بلند درود وظائف خواہ تلاوت کر رہا ہو اس سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے میں بھی آواز کانوں میں پہنچتی ہے لوگ

بھول جاتے ہیں خیال بہک جاتا

کرنے والے کو منع کرنا جائز ہے یا

سے منع کرنا اگر نہ مانے تو کہاں تک

علمائے دین کیا ارشاد فرماتے ہیں

بسم اللہ ال

الجواب ب

جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں ا

فارغ نہ ہو وہاں جہراً اور اونچی تلاوت کرنے

وہی خلل اندازی نماز وغیرہ کہ ذکر جہر میں ت

درمختار میں ہے۔

فی الفتح عن الخلاصة رجل یکتب

الفقہ وبجنبه رجل یقرؤ القرآن

فلایمکن استماع القرآن فالا ثم

علی القاری و علی ھذا لو قرأ علی

السطح والناس نیام یاثم انح لان

یکون سببا لاعراضه عن استماعه

او لانه یوذیهم بایقاظهم

فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ

ہے ایسے موقع پر ذکر بالجہر و تلاوت
یا کہ نہیں یعنی آہستہ پڑھنے کو کہنا بالجہر
ممانعت کرنا جائز ہے اس کے متعلق

رحمٰنِ الرَّحِیْمُ

عون الوہاب

ور قرآن عظیم کے استماع اور سننے کے لئے کوئی
نے والے پر اس صورت میں دُگنا وبال ہے ایک تو
ا دوسرے قرآن عظیم کو بے حرمتی کیلئے پیش کرنا۔

ایک آدمی فقہ کے مسائل تحریر کر رہا ہے اور اس کے قریب ایک اور آدمی قرآن پاک پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں وہ فقہ کے مسائل لکھنے والا آدمی قرآن سننے سے عاجز ہو جائے گا اور اس کا گناہ پڑھنے والے پر ہوگا بنا بر این اگر ایک آدمی چھت پر قرآن پڑھ رہا ہو اور لوگ سو رہے ہوں تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے قرآن مجید سننے سے اعراض کرنے کا سبب بن رہا ہے یا ان کو بیدار کر کے تکلیف دے رہا ہے۔

تعارف جماعت علماءِ اہل س

عرصہ 3 تین سال سے منظّم طور

پیش اور مسلکی معاملات کو انتہائی محب

محبتوں اور عظمتوں کے مالک علاقہ گ

آئمہ مساجدِ اہل سنت و جماعت حنفی بر

یہ خوبصورت گلدستہ ترتیب دیا۔ اللہ تع

صدقے اِن مبارک حضرات کی محبت

تعالیٰ اس اتحاد و اتفاق کی پرنور فضا می

اور ہر طرح کے شر سے محفوظ فرمائے۔

برائے

حضرت پیر طریقت ڈاکٹر سید محم

اور محترم المقام

سنت حلقہ گڑھی شاھو وشمالی لاہور

پر خالص دینی شرعی اور خدمت خلق میں پیش
ت وخلوص سے سرانجام دینے والے انتہائی
ڑھی شاہواور مغلپورہ کے مقتدر علمائے کرام و
ریلوی نے جماعت علماء اہل سنت کے نام سے
حالیٰ اپنے فضل وکرم اور رحمت کونین ﷺ کے
ت وخلوص میں مزید ترقی عطا فرمائے اور اللہ
س کام کرنے والے حضرات علماء کرام کو نظر بد
آمین!

ایصالِ ثواب

مظاہر اشرف جیلانی اشرفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

م محمد سلیمان تنولی ہزاروی

بھول جاتے ہیں خیال بھک جاتا ہے ایسے موقع پر ذکر بالجہر وتلاوت کرنے والے کو منع کرنا جائز ہے یا کہ نہیں یعنی آہستہ پڑھنے کو کہنا بالجہر سے منع کرنا اگر نہ مانے تو کہاں تک ممانعت کرنا جائز ہے اس کے متعلق علمائے دین کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الجواب بعون الوھاب

جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور قرآن عظیم کے استماع اور سننے کے لئے کوئی فارغ نہ ہو وہاں جہراً اور اونچی تلاوت کرنے والے پر اس صورت میں دُگنا وبال ہے ایک تو وہی خلل اندازی نماز وغیرہ کہ ذکر جہر میں تھا دوسرے قرآن عظیم کو بے حرمتی کیلئے پیش کرنا۔

درمختار میں ہے۔

فی الفتح عن الخلاصة رجل یکتب الفقهه وبجنبه رجل یقرؤ القرآن فلایمکن استماع القرآن فالا ثم علی القاری و علی هذا لو قرأ علی السطح والناس نیام یاثم انح لانه یکون سبیا لاعراضه عن استماعه اولانه یوذیهم بایقاظهم

ایک آدمی فقہ کے مسائل تحریر کر رہا ہے اور اس کے قریب ایک اور آدمی قرآن پاک پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں وہ فقہ کے مسائل لکھنے والا آدمی قرآن سننے سے عاجز ہو جائے گا اور اس کا گناہ پڑھنے والے پر ہو گا بنابرایں اگر ایک آدمی چھت پر قرآن پڑھ رہا ہو اور لوگ سو رہے ہوں تو پڑھنے والا گنہگار ہو گا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے قرآن مجید سننے سے اعراض کرنے کا سبب بن رہا ہے یا ان کو بیدار کر کے تکلیف دے رہا ہے۔

فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ

تعارف جماعت علماءِ اہل سنت حلقہ گڑھی شاہو وشمالی لاہور

عرصہ 3 تین سال سے منظّم طور پر خالص دینی شرعی اور خدمت خلق میں پیش پیش اور مسلکی معاملات کو انتہائی محبت وخلوص سے سرانجام دینے والے انتہائی محبتوں اور عظمتوں کے مالک علاقہ گڑھی شاہو اور مغلپورہ کے مقتدر علمائے کرام و آئمہ مساجدِ اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی نے جماعت علماء اہل سنت کے نام سے یہ خوبصورت گلدستہ ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور رحمت کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اِن مبارک حضرات کی محبت وخلوص میں مزید ترقی عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس اتحاد واتفاق کی پرنور فضا میں کام کرنے والے حضرات علماء کرام کو نظر بد اور ہر طرح کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

برائے ایصالِ ثواب

حضرت پیر طریقت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف جیلانی اشرفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اور محترم المقام محمد سلیمان تنولی ہزاروی